JUNE 2012
جادو جنات اور توہمات
کرن کتاب

ایمان بالغیب کی اہمیت

غیب پر ایمان رکھنا اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک ہے بلکہ قرآن کریم میں مومنوں کی بیان کردہ صفات میں سے پہلی صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ترجمہ: "الم: اس کتاب میں کوئی شک نہیں۔ یہ پرہیزگاروں کے لیے سراپا ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔" (البقرۃ 1 تا 3)

لہٰذا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ غیب پر اس طرح ایمان لائے کہ وہ ہر قسم کے شک و شبہ سے پاک ہو۔

سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: غیب ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو اور اس کے متعلق اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی ہو۔

جنات بھی اسی غیب میں شامل ہیں اور ان پر ایمان لانا واجب ہے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان کے متعلق بتایا ہے۔

کتاب و سنت کے بے شمار دلائل جنات کے وجود پر دلالت کرتے ہیں۔

قرآنی دلائل

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: "اے جن و انس کیا تمہارے پاس تم ہی سے رسول نہیں آئے؟ جو میری آیات تمہیں پڑھ کر سناتے ہیں اور اس دن کی تمہاری ملاقات سے تمہیں ڈراتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: "اے جن و انس کے گروہ اگر تم طاقت رکھتے ہو تو زمین و آسمان کے کناروں سے نکل جاؤ۔ تم بغیر دلیل کے نہیں نکل سکتے۔"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: "بے شک انسان جنات کی پناہ طلب کیا کرتے تھے۔ جواباً" انہوں نے ان کی تکالیف میں اضافہ کر دیا۔" (الجن 2)

حدیث کے دلائل

سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رات کو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محو سفر تھے۔ اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے جدا ہو گئے۔ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاش کیا۔ ہمیں اندیشہ ہوا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ وہ پوری رات ہم نے انتہائی دکھ سے گزاری۔ صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا کی طرف سے تشریف لائے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کے اندیشوں اور پریشانیوں کے متعلق بتلایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جنات کا قاصد میرے پاس آیا' میں اس کے ساتھ چلا گیا اور ان کو قرآن سنایا۔" پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں وہاں لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان کی آگ اور ان کے پاؤں کے نشانات دکھلائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ "جنات نے مجھ سے اپنے کھانے کے متعلق پوچھا تو میں نے انہیں بتایا جس ہڈی پر اللہ کا نام لیا گیا ہو وہ تمہارے پاس پہنچ کر موٹی اور گوشت سے بھری ہوئی بوٹی بن جائے گی اور انسانی چوپایوں کا گوبر تمہارے چوپایوں کا چارہ ہو گا۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا کہ "ان دونوں چیزوں (ہڈی اور گوبر) سے تم استنجا مت کرو کیونکہ یہ تمہارے بھائیوں کا کھانا ہے۔"

کسی چیز کا نظر نہ آنا اس کے عدم وجود پر دلالت نہیں کرتا

جنات کا نہ دکھائی دینا ان کے عدم وجود پر دلالت نہیں کرتا کیونکہ بے شمار اشیا موجود ہیں لیکن ہماری نگاہوں سے وہ اوجھل ہیں۔ مثلاً بجلی کو ہم نہیں دیکھ

سکتے۔ اگرچہ بجلی کی تاریں اور کھمبے ہمیں دکھائی دیتے ہیں مگر ہمیں اس کا وجود تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں۔ ہوا کے ذریعے ہم سانس لیتے ہیں لیکن یہ کبھی ہمیں نظر نہ آتی بلکہ روح جس کی وجہ سے ہم اپنے جسموں کے سہارے سارے کام کرتے ہیں۔ ہمیں اس کی کیفیت کا علم نہیں۔ اس کے باوجود ہم اس کی موجودگی پر ایمان لاتے ہیں۔

جنات کو کس چیز سے پیدا کیا گیا؟

آیات قرآنیہ اور احادیث صحیحہ سے واضح طور پر پتا چلتا ہے کہ جنات کو آگ سے پیدا کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: "اور جنات کو خالص آگ سے پیدا کیا۔"

بقول ابن عباس۔ خالص آگ سے یا آگ کے شعلے سے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: "جنات کو ہم نے اس سے پہلے خالص آگ سے پیدا کیا۔"

اللہ تعالیٰ نے ابلیس کی حکایت یوں بیان کی۔

ترجمہ: "میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا۔"

اگر یہ کہا جائے کہ قول ابلیس کا کوئی اعتبار نہیں تو کہا جا سکتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اس کے قول کا قرآن میں ذکر کیا ہے تو اب یہ بات حقیقت بن چکی ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "فرشتے نور سے پیدا کیے گئے اور جنات آگ کی لپک سے پیدا کیے گئے اور آدم علیہ السلام کو (مٹی) سے پیدا کیا گیا۔"

جنات انسانوں سے ڈرتے ہیں

ابن ابی دنیا مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ رات کو میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اچانک میرے آگے ایک لڑکا کھڑا ہو گیا۔ میں نے اسے پکڑنا چاہا لیکن وہ بھاگ کر دیوار پھلانگ گیا اور میں نے اس کے دھڑام سے گرنے کی آواز سنی پھر وہ میری طرف نہیں آیا۔

بقول "مجاہد" جنات تم سے اس طرح ڈرتے ہیں جس طرح تم ان سے ڈرتے ہو۔

مجاہد سے یہ بھی مروی ہے کہ "جتنا تم شیطان سے ڈرتے ہو شیطان اس سے کہیں زیادہ تم سے ڈرتا ہے۔ اگر وہ تم سے تعرض کرے اور تم اس سے ڈر گئے تو وہ تم پر سوار ہو جائے گا۔ لیکن تم نے سختی سے اس کا مقابلہ کیا تو وہ بھاگ جائے گا۔" حافظ باغندی نے مجاہدؒ سے نقل کیا ہے کہ میں جب بھی نماز کا ارادہ کرتا شیطان ابن عباسؓ کی صورت میں میرے سامنے آکھڑا ہوتا۔ مجھے ابن عباسؓ کی بات یاد آگئی۔ میں نے اپنے پاس چھری رکھ لی جونہی شیطان میرے سامنے ابن عباسؓ کی شکل میں ظاہر ہوا، میں نے چھری اسے گھونپ دی۔ وہ گر پڑا اور میں نے اس کی چیخ بھی سنی۔ اس کے بعد میں نے اسے نہیں دیکھا۔

قیامت کے دن جنات موذن کے حق میں گواہی دیں گے

سیدنا ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری رائے میں تو بکریوں اور صحرا کو پسند کرتا ہے۔ لہٰذا تو جب اپنی بکریوں کے ساتھ صحرا میں ہو نماز کے لیے بلند آواز سے اذان کہا کر۔ کیونکہ اذان جہاں تک سنائی دے، وہاں تک سب جن وانس اور دیگر ساری مخلوقات جو اذان سنیں گی، قیامت کے دن موذن کے حق میں وہ گواہی دیں گی۔

جنات کب منتشر ہوتے ہیں؟

سیدنا جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب شام کا آغاز ہو تو اپنے بچوں کو باہر جانے سے روک دو کیونکہ شیاطین اس وقت منتشر ہوتے ہیں۔

پھر جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو بچوں کو باہر جانے دو (اور رات کو سوتے وقت) اپنے دروازے بند رکھو اور اللہ کو یاد کرو۔ چونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا اور اللہ کو یاد کر کے اپنی مشکوں کے منہ بند کیا کرو اور اپنے برتنوں کو ڈھانپ دو۔ اگرچہ لکڑی کا ٹکڑا ہی ان کے اوپر رکھو۔ اور اللہ کو یاد کرو۔ اور اپنے چراغ بجھا دو۔"

سیدنا جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب شام ہونے لگے تو تم اپنے بچوں اور مویشیوں کو باہر نہ جانے دو کیونکہ شیطان اس گھڑی گشت کرتے ہیں۔"

ان حدیثوں میں پانچ احکام بیان ہوئے ہیں۔

(1) بچوں اور مویشیوں کو روکنا
(2) دروازے بند کرنا
(3) مشکیزوں کے منہ بند کرنا
(4) برتنوں کو ڈھانپنا
(5) سوتے وقت چراغ بجھا دینا

جنات کے لیے ذبح کرنا شرک ہے

علماء کا اتفاق کہ جنات کے نام ذبح کرنا حرام ہی نہیں بلکہ شرک بھی ہے کیونکہ جنات کے نام پر ذبح غیر اللہ کے نام کا ذبح ہوگا۔ مسلمان کے لیے اس کو کھانا جائز نہیں ہے تو کرنا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ باوجود یہ کہ ہر زمانے میں اکثر مقامات پر جہال یہ رسم بد ادا کرتے رہتے ہیں۔

یحیٰی بن یحیٰی سے روایت ہے کہ مجھے وہب بن منبہ نے بتایا کہ کسی بادشاہ نے ایک چشمہ جاری کروانے کا ارادہ کیا اور وہاں جنوں کے نام پر جانور ذبح کرائے تاکہ وہ پانی غائب نہ کردیں۔ جب پانی آگیا تو لوگوں کی دعوت عام کی تاکہ ہر امیر و غریب کھا سکے۔ امام ابن شہاب زہری کو یہ خبر پہنچی تو انہوں نے کہا۔ اس نے غیر اللہ کی رضا کے لیے ذبح کیا۔ یہ اس کے لیے حلال نہیں تھا اور جو کچھ اس نے لوگوں کو کھلایا یہ ان کے لیے حلال نہیں تھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی چیز کھانے سے منع کیا ہے جو جنوں کے نام پر ذبح کی جائے۔

جادو، جنات اور توہمات

جنات کی پناہ طلب کرنا شرک ہے

اللہ تعالیٰ نے جنوں کی حکایت بیان کرتے ہوئے ان کے قول کو یوں نقل کیا ہے۔

"بے شک کچھ انسان کچھ جنات سے پناہ طلب کرتے تھے۔ پس جنات نے ان کو مزید کمزور کردیا۔" (الجن 6)

حافظ ابن کثیرؒ رقم طراز ہیں: جنات کی بات کا یہ مطلب ہے کہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ انہیں انسانوں پر فضیلت حاصل ہے۔ کیونکہ انسان جب کسی وادی میں پڑاؤ کرتے تو وہاں کے جنوں کے سردار کی پناہ مانگتے۔ تو یہ سن کر جنات کا سردار انسانوں کے خوف میں مزید اضافہ کرتا اور انہیں ڈراتا۔ حتیٰ کہ وہ مرعوب ہو جاتے۔"

ابن ابی حاتمؒ سے مروی ہے کہ "جن انسانوں سے ڈرتے تھے اور جب انسان کسی صحرا میں پڑاؤ کرتے تو جنات وہاں سے بھاگ جاتے۔ لیکن جب انہوں نے انسانوں کی یہ بات کئی بار سنی کہ وہ جنات کے سردار کی پناہ طلب کر رہے تھے تو وہ انسانوں کے مزید قریب ہو گئے اور ان کو کمزور اور پاگل بنا دیا۔

"جنوں کی پناہ مانگنا شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا نعم البدل اس دعا کی شکل میں دیا ہے۔"

ترجمہ: "میں مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کلمات کاملہ کی پناہ چاہتا ہوں۔" جو شخص یہ پڑھ لے پڑاؤ اٹھانے تک اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا۔ "اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جتنی تکلیف گزشتہ رات مجھے بچھو کے ڈسنے نے پہنچائی میں کیا بتاؤں۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر تو شام ہوتے ہی یہ الفاظ کہتا۔ "میں اللہ کے تمام کلمات کی پناہ پکڑتا ہوں اس کی مخلوقات کے شر سے" تو بچھو تجھے تکلیف نہ پہنچاتا۔"

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر کے دوران رات پڑ جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے۔ "اے زمین میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ میں تیرے اور تیرے اندر جو کچھ ہے، اس کے شر سے اپنے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اور

تیرے اوپر رینگنے والی ہر چیز کے شر سے۔ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ شیر سے اور کالے کتے سے اور بچھو سے اور سانپ سے۔"

جنات سے مدد طلب کرنا شرک ہے

جادو گری اور کہانت کی بنیاد ہی شیطانی امداد پر استوار ہے بلکہ شیطان اس وقت تک کسی انسان کی مدد کرنے پر آمادہ ہی نہیں ہوتا جب تک وہ شرک نہ کرے۔ زبانی ہو یا عملی۔ اور جوں جوں جادو گر شرک اور معصیت الٰہی میں بڑھتا جائے گا' ویسے ویسے شیطان اس کی چاکری اور خدمت بجالانے میں اضافہ کرتا جائے گا اور جونہی جادو گر اور کاہن شرک اور معصیت الٰہی میں کمزوری دکھائے گا۔ شیطان اس کی خدمت سے جی چرائے گا۔ اور اگر ایڑی چوٹی کا زور لگا کر بھی جادو گر شیطان کو کوئی حکم دے تو وہ پھر بھی ٹال مٹول سے کام لے گا۔

کچھ جادو گر یہ نہیں جانتے کہ کفر کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ٹونے ٹوٹکے اور تعویذات جو وہ لٹکانے کے لیے لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں' ان میں سے اکثر الفاظ بلکہ کل شرکیہ ہوتے ہیں۔ بعض جادو گر عوام الناس کو دھوکہ دینے کے لیے ان جنتروں منتروں میں شفاف چٹان کی طرح ہوں گے جب تک زمین و آسمان قائم رہیں گے کوئی فتنہ ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

اور دوسری قسم کے دل سیاہ جلی ہوئی ٹھیکری کی طرح ہو جائیں گے جو کسی نیکی کے کام کو نہ پہچانیں گے اور نہ ہی کسی برائی سے انکار کریں گے۔ سوائے ان باتوں کے جو ان کی خواہشات میں رچ بس گئی ہوں۔"

ہر مسلمان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے دل کی پوری طرح نگرانی کرے' کہیں ایسا نہ ہو کہ دل راہ مستقیم چھوڑ بیٹھے اور کبھی کبھار دل کو نصیحتیں وغیرہ بھی کرنی چاہئیں اور اس بات کا ہر مسلمان کو بخوبی علم ہونا چاہیے کہ دل کی اصلاح کے ذریعے ہمیشہ کے لیے سعادت دارین حاصل کریں۔ وگرنہ آپ دل کو فساد زدہ بنا کر بدبختی' آزمائش اور مختلف بیماریوں کا اسٹور بنا لیں گے۔

یہ بھی علم ہونا چاہیے کہ جوں جوں دلی ایمان بڑھتا جائے گا۔ اس کا یقین پختہ ہوتا جائے گا اور اس کے نور میں اضافہ ہوتا جائے گا جس کے ذریعے حق و باطل کی تمیز کر سکے گا۔ نیز ہدایت اور گمراہی کے درمیان فرق کو بھی وہ دل سمجھ جائے گا۔ سیدنا ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دلوں کی چار اقسام ہیں۔

(1) مومن کا دل:

خلوص سے بھرا ہوتا ہے' اس میں حق و باطل کے درمیان پہچان کرنے کے لیے نور بھرا ہوتا ہے۔

(2) کافر کا دل:

جس پر غلاف چڑھا ہوتا ہے' اس میں حق داخل نہیں ہو سکتا۔

(3) منافق کا دل:

الٹا ہوتا ہے کہ اس نے حق کو پہچان کر کفر اختیار کر لیا۔

(4) گناہ گار کا دل:

اس میں ایمان پودے کی طرح ہوتا ہے کہ پاک اور شیریں پانی سے اس کی نشوونما ہوتی رہتی ہے اور فسق کی مثال ایسی ہے کہ زخم پیپ سے بھر جائے جوں جوں خون اور پیپ میں اضافہ ہوتا جائے زخم خراب ہوتا رہے گا۔

لہٰذا دو مادوں میں سے جو مادہ غالب آجاتا ہے' اسی کے مطابق انسان عمل کرتا ہے۔

علامہ ابن قیمؒ نے فرمایا۔ "جب اللہ کے دشمن شیطان کو اس بات کا علم ہوا کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور دل نیت کی جگہ کو کہتے ہیں تو اس نے کثرت سے وسوسے ڈالنے شروع کر دیے اور دل کی طرف ہر قسم کی شہوات لانے لگا اور وہ احوال و اعمال بندے کے سامنے مزین کر کے پیش کرنے شروع کر دیے جو اس کو راہ مستقیم سے ہٹا دیں اور سرکشی و گمراہی کے اسباب مہیا کر دیے تاکہ بندہ ان میں کھو کر توفیق الٰہی سے دور ہو جائے اور بندہ کو پھانسنے کے لیے شیطان نے مکرو فریب کے مختلف جال اور ہتھکنڈے آزمانے شروع کر دیے تاکہ بندہ اس کے مکر میں بے دام آجائے۔ اگر بندہ مکمل طور پر ان پھندوں میں نہ بھی پھنسا تو اس پر ان کا اثر ضرور ہو گا۔ انجام کار بندہ شیطان کے مکرو فریب سے بر تدبیروں اور جھوٹے دعوؤں سے بچ نہیں سکتا۔ البتہ اگر بندہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے صرف اپنے اللہ سے مانگتا رہے تو پھر شیطان کی چالوں سے بچ جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

ترجمہ: "کہ میرے بندوں پر تیرا کوئی داؤ نہیں چلے گا۔"

تو یہی وہ اضافت ہی بندے اور شیطان کے درمیان رکاوٹ بنتی ہے۔ لہٰذا جو بندہ رب العالمین کی توحید و عبادت کو شرک و ظلم سے پاک کر دیتا ہے اور اس کے دل میں اپنے محبوب معبود کی محبت جگمگا اٹھتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے ہو جاتا ہے۔ اور اللہ کی بیان کردہ استثنا کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

کہ بقول شیطان۔ "تیرے مخلص بندوں کو میں نقصان نہیں پہنچا سکوں گا۔"

وسوسہ کی کیفیت

امام ابن قیمؒ نے فرمایا۔ لغت میں وسوسہ سے مراد حرکت یا پست آواز ہے۔ جس سے غیر محسوس ہونے کی وجہ سے بچا نہیں جاتا۔

جب شیطان دیکھتا ہے کہ انسان کا دل معصیت اور بدی کے خیال سے خالی ہے تو اس میں فوراً" وسوسہ ڈالتا ہے اور گناہ کا خیال پیدا کرتا ہے۔ شیطان اس کے دل میں گناہ کو مزین کرتا ہے اور اسے تمنا دلاتا ہے۔ نیز اس کی اشتہا کو بھڑکاتا ہے۔ حتی کہ اس کا دل گناہ کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ پھر ہر وقت اسے گناہ کا خیال دلاتا رہتا ہے اور اس کے علم سے گناہ کے ضرر کو مٹا دیتا ہے اور گناہ کے انجام بد سے اسے غافل کر دیتا ہے۔ شیطان اس انسان اور اس کے علم کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا وہ انسان اپنے دل میں اسی گناہ اور اس

سے حاصل ہونے والی لذت کے متعلق ہی سوچتا رہتا ہے اور ماورا حقیقت کو بھول جاتا ہے۔ پھر ارادہ پختہ عزم بن جاتا ہے اور اس کے دل میں گناہ کرنے اور لذت اٹھانے کی شدید حرص پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر شیطان اس انسان کی مدد کے لیے اپنے لشکر بھیجتا ہے۔ اگر وہ لشکر کسی مرحلے پر سستی اور کاہلی کا مظاہرہ کریں تو خصوصی شیاطین ان کو متحرک کرتے اور ان کو اپنی ذمہ داریوں سے کماحقہ نبٹنے کی تلقین کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ترجمہ! ”کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غور نہیں کیا کہ ہم نے کافروں کو معصیت کے کاموں پر ابھارنے کے لیے شیطان بھیج دیے ہیں۔“

لہٰذا سب گناہوں کی جڑ وسوسہ ہے۔

سحر کی تعریف

جادو کے لیے عربی میں سحر کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

جس کی تعریف علما نے یوں بیان کی۔

اللیث کہتے ہیں۔ ”سحر وہ عمل ہے جس میں شیطان کا قرب حاصل کیا جاتا ہے اور پھر اس سے مدد لی جاتی ہے۔“

الازہری کہتے ہیں۔ ”سحر دراصل کسی چیز کو اس کی حقیقت سے پھیر دینے کا نام ہے اور ابن منظور اس کی توجیہہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ”ساحر“ (جادوگر) جب باطل کو حق بنا کر پیش کرتا ہے اور کسی چیز کو اس کی حقیقت سے ہٹ کر سامنے لاتا ہے تو گویا وہ اسے دینی حقیقت سے پھیر دیتا ہے۔“

ابن عائشہ سے مروی ہے کہ۔ ”عربوں نے جادو کا نام سحر اس لیے رکھا ہے کہ یہ تندرستی کو بیماری میں بدل دیتا ہے۔“

ابن فارس سحر کے متعلق کہتے ہیں۔ ”ایک قوم کا خیال یہ ہے کہ ”سحر“ باطل کو حق کی شکل میں پیش کرتا ہے۔“

المعجم الوسیط میں ”سحر“ کی تعریف یوں ہے۔ ”سحر وہ ہوتا ہے جس کی بنیاد لطیف اور انتہائی باریک ہو۔“

صاحب محیط المحیط کہتے ہیں۔ ”سحر یہ ہے کہ کسی چیز کو بہت خوب صورت بنا کر پیش کیا جائے، تاکہ لوگ اس سے حیران ہو کر رہ جائیں۔“

شرعی اصطلاح میں سحر کی تعریف کچھ اس طرح سے کی گئی ہے۔

امام فخر الدین الرازی کہتے ہیں۔ ”شہریت کے عرف میں سحر (جادو) اس کام کے ساتھ مخصوص ہے جس کا سبب مخفی ہو۔ اسے اس کی اصل حقیقت سے ہٹ کر پیش کیا جائے اور دھوکہ دہی اس میں نمایاں ہو۔“

امام ابن قدامہ المقدسی کہتے ہیں۔ ”جادو ایسی گرہوں اور ایسے دم درود اور الفاظ کا نام ہے جنہیں بولا یا لکھا جائے یا یہ کہ جادوگر ایسا عمل کرے، جس سے اس شخص کا بدن یا دل یا عقل متاثر ہو جائے جس پر جادو کرنا مقصود ہو۔“

اور جادو واقعتاً ”اثر رکھتا ہے۔ چنانچہ جادو سے کوئی شخص قتل بھی ہو سکتا ہے۔ بیمار بھی ہو سکتا ہے اور اپنی بیوی کے قرب سے عاجز بھی آسکتا ہے۔ بلکہ جادو خاوند بیوی کے درمیان جدائی بھی ڈال سکتا ہے اور ایک دوسرے کے دل میں نفرت بھی پیدا کر سکتا ہے اور محبت بھی۔

امام ابن قیم کہتے ہیں۔ ”جادو ارواح خبیثہ کے اثر و نفوذ سے مرکب ہوتا ہے جس سے بشری طبائع متاثر ہو جاتی ہے۔“

غرض سحر جادوگر اور شیطان کے درمیان ہونے والے ایک معاہدے کا نام ہے۔ اس کی پناہ پر جادوگر کچھ حرام اور شرکیہ امور کا ارتکاب کرتا ہے اور شیطان اس کے بدلے میں جادوگر کی مدد کرتا ہے اور اس کے مطالبات کو پورا کرتا ہے۔

شیطان کا قرب حاصل کرنے کے لیے جادوگروں کے بعض وسائل

شیطان کو راضی کرنے ..... اور اس کا تقرب حاصل کرنے کے مختلف وسائل ہیں۔ چنانچہ بعض جادوگر اس مقصد کے لیے سورہ فاتحہ کو الٹا لکھتے ہیں اور کچھ بغیر وضو کے نماز پڑھتے ہیں اور کچھ ہمیشہ حالت جنابت میں رہتے ہیں اور کچھ جادوگروں کو شیطان کے لیے جانور ذبح کرنا پڑتا ہے اور وہ بھی بسم اللہ پڑھے بغیر اور ذبح شدہ جانور کو ایسی جگہ پر پھینکنا پڑتا ہے جس کو خود شیطان طے کرتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ شیطان جادوگر سے پہلے کوئی حرام کام کرواتا ہے۔ پھر جتنا بڑا کفریہ کام کرے گا، شیطان اتنا زیادہ اس کا فرماں بردار ہوگا اور اس کے مطالبات کو پورا کرنے میں جلدی کرے گا اور جب جادوگر شیطان کے بتائے کفریہ کاموں کو بجالانے میں کوتاہی کرے گا۔ شیطان بھی اس کی خدمت کرنے سے رک جائے گا اور اس کا نافرمان بن جائے گا۔ سو جادوگر اور شیطان ایسے ساتھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے پر ہی آپس میں ملتے ہیں اور آپ جب کسی جادوگر کے چہرے کی طرف دیکھیں گے، اس کے چہرے پر کفر کا اندھیرا یوں چھایا ہوتا ہے گویا وہ سیاہ بادل ہو۔

اگر آپ کسی جادوگر کو قریب سے جانتے ہوں تو یقیناً ”اسے زبوں حالی کا شکار پائیں گے۔ وہ اپنی بیوی، اپنی اولاد اور حتیٰ کہ اپنے آپ سے تنگ آچکا ہوگا۔ اسے سکون کی نیند نصیب نہیں ہوتی اور اس پر مستزاد یہ کہ شیطان خود اس کی بیوی بچوں کو اکثر و بیشتر ایذا دیتے رہتے ہیں اور ان کے درمیان شدید اختلافات پیدا کر دیتے ہیں۔

سچ فرمایا ہے رب العزت نے۔

ترجمہ! ”اور جس نے میرے دین سے منہ موڑ لیا

"(دنیا میں) اس کی زندگی تنگ گزرے گی۔"

جادو کی ایک قسم یہ ہے کہ گھٹیا ارواح یعنی شیطان قسم کے جنوں سے مدد حاصل کر کے جادو کا عمل کرنا اور جنات کو قابو میں لانا چند آسان کاموں کی مدد سے ممکن ہے۔ بشرطیکہ ان میں کفر و شرک پایا جاتا ہو۔

شعبدہ بازی اور چند کام برق رفتاری سے کر کے لوگوں کی آنکھوں پر جادو کرنا' چنانچہ ایک ماہر شعبدہ باز ایک عمل کر کے لوگوں کو اس کی طرف متوجہ کر دیتا ہے اور جب لوگ مکمل طور پر اپنی نظریں اس عمل پر ٹکائے ہوئے ہوتے ہیں' اچانک اور انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ وہ ایک اور عمل کرتا ہے۔ جس کی لوگوں کو ہرگز توقع نہیں ہوتی۔ سو وہ حیران رہ جاتے ہیں اور لوگوں کی ایسی حیرانی میں وہ اپنا کام کر جاتا ہے۔

وہ عجیب و غریب چیزیں جو بعض آلات کی فٹنگ سے سامنے آتی ہیں۔ مثلاً" وہ بگل' جو ایک گھوڑا سوار کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور وقفے وقفے سے خود بخود بجتا رہتا ہے اور اسی طرح ٹائم پیس وغیرہ ہیں' جو وقت مقررہ پر خود بخود بجنے لگتے ہیں۔ اس کو در حقیقت جادو میں شمار نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس کا ایک خاص طریقہ کار ہوتا ہے اور جو بھی اسے معلوم کر لیتا ہے' اس کے بعد وہ ایسی چیزوں کو ایجاد کر سکتا ہے اور ہمارا خیال بھی یہی ہے کہ سائنسی ترقی کے بعد اس زمانے میں تو یہ چیزیں عام ہو گئی ہیں۔ لہٰذا اسے جادو کا حصہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔

بعض دوائیوں کے خواص سے مدد لے کر عجیب و غریب بیماریوں کے علاج کا دریافت کرنا۔

دل کی کمزوری اور یہ اس وقت ہوتی ہے جب کوئی جادوگر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اسے "اسم اعظم" معلوم ہے اور جنات اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کی ہر بات پر عمل کرتے ہیں۔ اس کا یہ دعویٰ جب کمزور دل والا انسان سنتا ہے تو اسے درست تسلیم کر لیتا ہے اور خوامخواہ اس سے ڈرنے لگتا ہے۔ اسی حالت میں جادوگر جو چاہتا ہے' اسے کر گزرنے کی پوزیشن میں آجاتا ہے۔

کئی لوگ قرآنی علاج اور جادو میں فرق نہیں کر پاتے۔ حالانکہ پہلا طریقہ علاج ایمانی اور دوسرا شیطانی ہے اور اس سلسلے میں مزید ابہام اس وقت پیدا ہو جاتا ہے جب کئی جادوگر اپنے کفریہ تعویذات آہستہ آواز میں اور قرآنی آیات اونچی آواز میں پڑھتے ہیں۔ چنانچہ مریض سمجھتا ہے کہ اس کا علاج قرآن کے ذریعے ہو رہا ہے۔ حالانکہ حقیقتاً" ایسا نہیں ہوتا۔

عوام کے ساتھ دھوکہ دہی

جادو کے نام پر جعلی عامل اور نوسرباز سیانے' بھولے بھالے عوام کو دھوکہ دے کر انہیں دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔ اخبارات و جرائد میں اس قسم کے اشتہارات عام دیکھنے میں آتے ہیں۔

☆ چوبیس گھنٹے میں محبوب آپ کے قدموں میں۔

☆ کالے علم کے ماہر پروفیسر ا۔ب۔ج۔ بنگالی۔

☆ ہر تمنا پوری ہو گی۔ سفلی اور نوری علم کے ماہر صوفی......

☆ ہے کوئی جو میرے جادو کی کاٹ کرے۔

☆ ایک سو سالہ سنیاسی باوا' علم نجوم رمل' فلکیات۔

☆ ہر قسم کے جادو ٹونے' جن' بھوت' پریت سے نجات دلانے کے لیے۔

بلکہ بعض اوقات تو اس قسم کے اور ان سے ملتے جلتے مخصوص ــــ امراض کے اشتہارات دیکھ کر یوں لگتا ہے کہ پورا پاکستان نفسیاتی' جناتی مرض میں مبتلا ہے۔

جنسی بے راہ روی

یہ نام نہاد ماہرین روحانیات' جنسیات اور سفلی علوم کے خواص' صاف ستھرے پاکیزہ معاشرہ کو جنسی بے راہ روی' جبری زیادتیوں اور بدکرداریوں سے آلودہ

جادو، جنات اور توہمات

کر رہے ہیں۔ ان کی خدمت میں حاضر ہونے والی بہت سی بہن' بیٹیاں ان کی ہوس کا نشانہ بن چکی ہیں۔ وہ نا صرف روپیہ پیسہ ہتھیاتے ہیں بلکہ موقع ملتے ہی جوہر عصمت کو چور چور بھی کر ڈالتے ہیں۔

نفسیاتی امراض میں اضافہ

یہ نام نہاد ماہرین نفسیاتی اور ذہنی امراض میں اضافہ کا سبب بن رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب کوئی ضعیف الاعتقاد اور کم پڑھا لکھا شخص بار بار ایسے اشتہارات پڑھے گا تو لامحالہ ان کا ذہن مختل ہو گا۔ وہ خود میں کوئی نہ کوئی کمی اور کسی غیر مرئی طاقت کے اثر کو محسوس کرے گا۔ ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں اس قسم کے مریضوں کی معلوم تعداد بائیس فیصد کے قریب ہے۔ گویا معاشرہ کے لگ بھگ ڈھائی کروڑ کار آمد افراد نفسیاتی مریض بن چکے ہیں۔

مذہب سے دوری

ایسے جعلساز مسلمانوں کو مذہب سے دور بلکہ برگشتہ کر رہے ہیں۔ بعض اوقات اس قسم کے اعمال بتاتے ہیں جن سے دین اسلام اور قرآن کی توہین ہوتی ہے اور مزے کی بات یہ ہے کہ یہ کام دینی حوالے سے ہی کیا جاتا ہے۔ مثلاً" ایک جھوٹے عامل نے ایک بے اولاد مرد کو ایک قرآنی آیات بتائی اور کہا کہ اسے ناف پہ لکھ لیا جائے اور بعد میں اسے مٹا دیا جائے۔ کیا اس طرح قرآن مجید کی توہین نہ ہوئی؟

معاذ اللہ اس طرح ایک عامل نے ایک بے اولاد خاتون کو مشورہ دیا کہ وہ نصف شب کو کسی ویران مقام پر جائے اور غسل کرے' تب اسے اولاد کی نعمت میسر آئے گی۔

ایسے عاملوں کو تو سنگسار کر دینا چاہیے۔

جعلی عاملوں سے محفوظ رہنے کی تراکیب

دین کا مطالعہ:

اپنے دین کا بغور اور دیدہ ریزی سے مطالعہ کیا جائے۔ نماز پنجگانہ باقاعدگی سے ادا کی جائے۔ کیونکہ نماز نا صرف برائیوں سے بچاتی ہے' بلکہ بھوت اور بلاؤں سے محفوظ بھی رکھتی ہے۔

بہن بیٹیوں پر نظر

اپنی بہن' بیٹیوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔ ان کی مکمل حفاظت کی جائے اور انہیں کسی بھی حالت میں

کسی عامل یا سنیاسی کے پاس تنہا نہ جانے دیا جائے۔

پرہیزگار معالج سے علاج

کسی ایسے پرہیزگار معالج سے علاج کرایا جائے جو غیر شرعی طریقے سے علاج نہ کرتا ہو۔ اس کا علاج اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق ہو۔ وہ لٹیرا اور جعلساز نہ ہو۔

ناپاکی سے بچنا

ہمیشہ ناپاکی سے بچیں۔ بالخصوص پیشاب کرتے ہوئے اس کے چھینٹوں سے محفوظ رہنے کی پوری پوری کوشش کریں' ہمیشہ باوضو رہیں۔ ایسا کرنے والے پر جادو یا کالا علم اثر نہیں کرتا۔

آپ بھی شعبدے دکھا سکتے ہیں

جعلی عاملوں کا دعوا ہے کہ مرغ کو اذان دینے سے روکنا ہو تو اس کے سر پر ناریل کا تیل لگا دیں۔

☆ سمندر جھاگ اور گندھک پیس کر روئی کی بتی بنائیں اور تلوں کے تیل میں جلائیں۔ چراغ آندھی اور بارش میں بھی جلے گا۔

☆ گھڑے کے جمے ہوئے پانی میں سیندھا نمک پیس کر ڈالنے سے جما ہوا پانی اصلی حالت میں آجاتا ہے۔

☆ آم کا بور خشک کر کے پیس کر شراب میں ڈالنے سے دودھ جیسا مشروب بن جاتا ہے اجوائن چبا کر کھالیں' پھر نیم کے پتے قطعی کڑوے نہیں لگیں گے۔

☆ دار چینی پیس کر آٹے میں ملا دیں اور کسی کتے کو کھلائیں تو وہ ناچنا شروع کر دے گا۔

☆ شتر مرغ کی جگہ کی مٹی سے کھاد بنا کر کسی درخت کی جڑوں میں بچھانے سے بنا موسم پھل حاصل ہو سکتا ہے۔

☆ اگر دوات میں املی کا عرق ڈال دیا جائے تو پھر اس دوات سے لکھا نہیں جا سکتا۔

☆ بیری کا پتا سونے پر ملنے سے اس کا رنگ تانبے جیسا ہو جاتا ہے۔

جادو اور جنتر منتر

لفظ جادو ایک ایسا ہمہ گیر لفظ ہے جس کی حدوں کے اندر تمام مکاریاں فریب سازیاں اور شعبدہ بازیاں جنم لیتی ہیں اور پروان چڑھتی ہیں ہر دل و دماغ پر جادو گری کی روایات مسلط ہیں جسے دیکھو یہی کہتا ہے "میاں جادو برحق ہے لیکن کرنے والا کافر ہے' جادو اور جادوگرنیوں کے من گھڑت اور عجیب و غریب قصے بیان کیے جاتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ ڈائنیں عورتیں لوگوں کے کلیجے جادو کے ذریعے نکال کر کھا جاتی ہیں ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ جادو ایک کالا علم ہے اور اس کے اڑھائی حروف ہیں انہیں جو یاد کر لے اور اس پر عمل کو پورا کرنے سے وہ ہر کام جادو کے ذریعے کر سکتا ہے کوئی جادو بھوتوں کا قائل ہے تو کوئی دیوی دیوتاؤں اور پیروں کے منتر سدھ کرتا رہتا ہے لیکن در حقیقت نہ کوئی جادو ہے اور نہ جادوگر سب قصے کہانیاں ہیں۔

ایک دانا نے کیا درست کہا ہے "کہ جادو سوائے اس کے کچھ نہیں ہے کہ جو کھیل یا شعبدہ سمجھ میں نہ آئے اسے جادو کہہ دیتا ہے ورنہ جادو کوئی چیز نہیں۔"

وہم ایک ایسا مرض ہے کہ جب یہ انسان کے دل و دماغ پر طاری ہو جائے تو ہر طرف موہوم تصورات اجاگر ہونے لگتے ہیں انسان کے دل میں وہم سے خوف کس طرح طاری ہوتا ہے اور وہ اسے حقیقت سمجھ کر کس طرح مرغوب ہو جاتا ہے اس کا عینی مشاہدہ بیان کیا جاتا ہے۔

ایک گاؤں کا ذکر ہے کہ شام کے بعد گاؤں کے چند لڑکے گاؤں سے باہر بیٹھے ادھر ادھر کی گپیں ہانک رہے تھے ہوتے ہوتے باتوں کا موضوع جنوں بھوتوں اور چڑیلوں پر چل نکلا۔

بعض لڑکوں نے کہا کہ ہمارے گاؤں سے دو

فرلانگ کے فاصلے پر جو ہندوؤں کا مرگھٹ ہے اس میں بھوت اور چڑیلیں رہتی ہیں رات کے وقت کوئی وہاں سے گزر نہیں سکتا اتنے میں ایک لڑکا بول اٹھا۔

"ارے چھوڑو یہ سب فرضی قصے ہیں نہ کہیں بھوت ہیں نہ چڑیلیں" یہ سن کر سب لڑکے بہ اتفاق رائے کہنے لگے نہیں دوست بات سچی ہے وہ مرگھٹ بہت خطرناک جگہ ہے وہاں سے رات کو بڑے دل گردے والے جوان بھی گزرنے سے گھبراتے ہیں وہ لڑکا اپنی ضد پر قائم رہا اور کہنے لگا وہاں سے گزرنا بھی کوئی بڑی بات ہے وہاں میں ہر وقت جا سکتا ہوں اس لڑکے کی جرات دیکھ کر دوسرا کہنے لگا اچھا اگر تم وہاں جا کر ایک کھونٹی گاڑ آؤ تو تمہیں انعام دیا جائے گا بات معقول تھی سب لڑکے رضامند ہو گئے اور وہ لڑکا ایک کھونٹی اور ہتھوڑا لے کر روانہ ہو گیا بڑی دلیری سے مرگھٹ میں پہنچا اور کھونٹی زمین پر رکھ کر ہتھوڑے سے خوب اچھی طرح زمین میں گاڑ دی لیکن یہاں فطرت کی ستم ظریفی یہ ہوئی کہ جب جلدی جلدی اس لڑکے نے کھونٹی زمین میں گاڑ دی تو اس کے تہہ بند کا پلو کھونٹی کے نیچے آکر زمین میں دب گیا اور کھونٹی گاڑ کر جب جلدی سے بھاگنے لگا تو سخت جھٹکے سے زمین پر گرا۔ اسے یوں معلوم ہوا جیسے کسی نے اس کا دامن پکڑ کر زور سے جھٹکا دیا ہے اس واقعہ سے اس کے دل پر اس قدر خوف طاری ہوا کہ وہ بے ہوش ہو گیا جب اسے دیر ہوئی تو لڑکے وہاں بھاگ آئے' انہوں نے دیکھا کہ وہ بے ہوش پڑا ہے اور اس کے تہہ بند کا ایک سرا کھونٹی کے نیچے دبا ہوا ہے اور وہ خوب ہنسنے لگے اور اسے اٹھا کر گھر لے گئے۔

یہ توہمات کا اثر ہے جو فی الفور انسان کا دل و دماغ پر چھاپہ مار لیتا ہے اور اسے کوئی سدھ بدھ نہیں رہتی جادو کے کھیل تماشے جو عام طور پر آپ دیکھتے رہتے ہیں یہ صرف ہاتھ کی صفائی اور چالاکی ہوتی ہے۔

یہ جادو کے ذریعے تاش کے عجیب و غریب کھیل دکھانے والے یہ انسانی سر کاٹ کر صندوق میں بند کر دینے والے یہ ایک انسان کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اس سے طرح طرح کے سوال پوچھنے والے شعبدہ باز جو اپنے آپ کو جادوگر کے پروفیسر بتلاتے ہیں سب کے سب دھوکہ باز ہیں یہ اپنی عیاری اور مکاری سے آپ کی نظروں میں خاک جھونک کر اپنے کرتبوں کو خاص طریقوں سے سرانجام دیتے ہیں اور آپ دیکھتے رہ جاتے ہیں عوام ان کھیلوں کو دیکھ کر جادو اور جنوں بھوتوں کے کھیل سمجھتے ہیں یا اسے مسمریزم کے نام

سے تعبیر کرتے ہیں لیکن یہ تمام جادو کے اثرات اسی وقت ان پر مسلط رہتے ہیں جب تک وہ ان شعبدوں کی حقیقت سے ناواقف ہوتے ہیں۔

جادوگر

جو انسان عجیب و غریب کرتب دکھائے اسے جادوگر کہا جاتا ہے کوئی اسے ہنومان کا عامل کہتا ہے کوئی بھیروحی' کا نام لیوا تصور کرتا ہے اس کے متعلق عوام کی رائے ہوتی ہے کہ اس کے قبضے میں جن' بھوت اور دیو' پری ہیں یہ اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں اور یہ باور کیا جاتا ہے کہ یہ جس کسی میں چاہے جن بھوت ڈال دیتا ہے اور جہاں سے چاہے جن بھوت نکال دیتا ہے ان جادوگروں کی کئی قسمیں ہیں۔

میجیکل پروفیسر

یہ اپنی چھوٹی چھوٹی کمپنیوں کی صورت میں کلبوں میں جا کر بڑے بڑے افسروں اور عوام کو اپنے کرتب دکھا کر خاطر خواہ انعام حاصل کرتے ہیں بعض اوقات ٹکٹ لگا کر بھی کھیل دکھاتے ہیں یہ لوگ بڑے بڑے دلچسپ پیرائے میں تقریر کرتے ہیں اور سامعین پر اپنی شوخی تقریر اور ہاتھوں کے اشارات سے اپنا اثر بٹھا لیتے ہیں بہت نڈر اور اپنے کام کو بڑے اطمینان اور مستقل مزاجی سے کرنے والے ہوتے ہیں جب وہ اپنے معمول پر اپنے ہاتھوں اور نگاہوں کا اثر ڈالتے ہیں تو دیکھنے والے اسے حقیقت سمجھ کر مبہوت ہو جاتے ہیں یہ لوگ پردے کے اندر اسٹیج تیار کر کے بڑے بڑے حیرت انگیز کھیل دکھا کر اپنے فن کا کمال دکھاتے ہیں انسان کو بے ہوش کر کے ہوا میں معلق کر دیتے ہیں ایک انگوٹھی غائب کر کے کسی تربوز یا سنگترے سے برآمد کرتے ہیں انسان کو بکس کے اندر بند کر کے غائب کر دیتے ہیں' یہ ان جادوگروں کی ذہانت ہے۔

یہ آج کل ہی نہیں ہو رہا بلکہ پرانے زمانے کی تواریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ جادوگری کے کرتب مغلیہ سلطنت کے زمانے میں بھی عروج پر تھے

بہروپیے پیر

یہ فرقہ بڑا خطرناک ہے جو درویشوں اور پیروں کی صورت میں سادہ لوح عوام کی عزت ناموس اور مال و دولت پر ڈاکہ ڈالتے ہیں ایسے پیروں کے متعلق بیسیوں واقعات اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں کہ یہ لوگ اپنے معتقدین سے پراسرار طریقوں سے زیور اور نقدی اڑا لیتے ہیں۔

جنات کے عامل

یہ بھی عوام کو دھوکہ دینے ... اور فرضی قصے کہانیاں سنا سنا کر کم فہم لوگوں کو اپنے دام میں پھانسنے والے جادوگر ہیں یہ عجیب و غریب قسم کے لباس میں رہتے ہیں اپنے تئیں جنوں بھوتوں کا عمل ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارے قبضے میں جن ہیں عموماً" دیہات میں ان کا دور دورہ ہوتا ہے اور دیہاتیوں کو اپنے دام میں پھانستے ہیں۔ بعض عیاش اور چالاک عورتوں کو اپنے ساتھ گانٹھ لیتے ہیں اور ان کے ذریعے اپنا پروپیگنڈہ کراتے ہیں یہ عورتیں گاؤں میں گھوم کر بعض عورتوں کو اپنے ڈھب میں لے آتی ہیں اور ان کے متعلق مشہور کر دیتی ہیں کہ اس عورت پر جن سوار ہو گیا ہے چنانچہ وہ عورت ان کو سکھلانے پر کسی روز پروگرام کے مطابق بال کھول دیتی ہے سر مارتی ہے عجیب عجیب حرکتیں کرتی ہے اور جلول بکواس کرتی ہے گھر والے گھبرا جاتے ہیں اتنے میں وہ مکار عورت آ جاتی ہے اور کہتی ہے کہ اسے جن چمٹ گیا ہے فوراً" فلاں عامل صاحب کو بلاؤ اس طرح سے عامل مختلف جگہوں پر اپنا سکہ بٹھا کر جاہل لوگوں کو خوب لوٹتے ہیں۔

دیہاتیوں کی حالت پر اللہ رحم کرے یہ تو اس قدر

ان فریب کاروں کے زیر اثر آ چکے ہیں کہ جب نوجوان عورتوں کو اختناق الرحم کی بیماری ہو جاتی ہے اور مریضہ عالم بے ہوشی میں اس قسم کی حرکات کرتی ہیں تو یہ اسے بھی جنوں اور بھوتوں سے تعبیر کرتے ہیں اور بجائے کسی طب یا ڈاکٹری علاج کے تعویذ گنڈوں اور جھاڑ پھونک پر زور دیتے ہیں عامل لوگ ان کج فہم انسانوں سے خوب دعوتیں اڑاتے ہیں اور جیب گرماتے ہیں۔

یہ عامل لوگ جب کسی جن بھوت زدہ عورت کا جن نکالنے کے لیے عمل کرتے ہیں تو عجیب مضحکہ خیز اکھاڑہ قائم ہو جاتا ہے عامل صاحب لال پیلی آنکھیں نکال کر بھرے مجمع میں جب اوٹ پٹانگ منتر کا جاپ کر کے سحر زدہ عورت پر پھونک مار کر اپنا اثر ڈالتے ہیں اور سیاہ پارچہ کی دھجیوں کی بتیاں بنا کر اور آگ سے سلگا کر ان کا کڑوا دھواں اس غریب عورت کی ناک میں چڑھاتے ہیں تو وہ بلبلا اٹھتی ہے ساتھ ہی عامل اپنے مخصوص انداز سے اسے پٹی پڑھانا شروع کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں لیجیے حضرات اب جن حاضر ہونے لگا ہے

اب منتر پڑھوں گا تو میرے پیر و مرشد کی برکت سے یہ باتیں کرے گا اسے عجیب عجیب نام بتائے گا اپنے دور دراز مقامات کا نام لے گا اور پھر ضد کرے گا کہ میں اس عورت کو نہیں چھوڑتا تب میں جادو کے زور سے اسے جلا دوں گا اور یہ چیختا چلاتا یہاں سے بھاگ جائے گا۔

عامل کی یہ پرفریب باتیں سن کر جاہل عورتیں اسی طریق پر چلنا شروع کر دیتی ہیں جس گاؤں میں ان عاملوں کا دورہ ہو جائے وہاں جن چمٹنے کی بیماری عام ہو جاتی ہے کیونکہ عامل کی ایجنٹ عورتیں اپنے فرائض بڑی سرگرمی سے ادا کرنے لگتی ہیں ویسے بھی مثل مشہور ہے کہ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے ایسے دھوکہ باز اور فریب کار عاملوں سے بچ کر رہنا ہی عقل مندی ہے۔

تعویذ گنڈے والے

یہ بڑے خطرناک ٹھگ ہوتے ہیں اپنی پر فریب چالاکیوں سے بے وقوف عورتوں کو تعویذ گنڈے کے

توہمات میں پھانس کر خوب من مانی، دعوتیں اڑاتے ہیں اور نقد و جنس وصول کرتے ہیں کسی کو اولاد نرینہ کے لیے تعویذ دیتے ہیں تو کسی کو مال و دولت کی فراوانی کے لیے، کہیں یہ اپنے تعویذ کے کرشموں سے دشمن کو خانماں برباد کرتے ہیں تو کہیں محبوب کو عاشق کے قدموں میں لا کر ڈال دیتے ہیں، بے اولاد عورتیں نوجوان لڑکے اور پریشان بے روزگار مردان شعبدہ بازوں کا شکار خصوصی ہوتے ہیں ان کی میٹھی میٹھی باتوں میں آ کر نقد روپے اور چاندی سونے کے زیورات نذر کر دیتے ہیں لیکن چند روز بعد جب فریب کھلتا ہے تو سر پیٹ کر رہ جاتے ہیں یہ فریب کار بعض عورتوں کو کہہ دیتے ہیں کہ تمہارے اوپر کسی دشمن نے وار کیا ہے تمہارے گھر میں تعویذ دفن کر دیے ہیں بعض کو بھوت پریت کے سائے کا جل دیتے ہیں اگر کسی گھر میں بیمار پڑا دیکھ لیں تو وہاں تعویذوں والا حربہ استعمال کرتے ہیں اور کہتے ہیں تمہارے گھر میں تعویذ دفن ہیں انہیں تعویذوں کے اثر سے تمہارے گھر سے

بیماری نہیں جاتی پھر گھر کے اندر کسی مقام پر کھدائی کراتے ہیں اور بڑی چالاکی سے وہاں اپنے پاس سے تعویذ پھینک دیتے ہیں ایسے تعویذ بوسیدہ کاغذ پر ٹیڑھی میڑھی لکیریں ڈال کر کوئی بدشکل سی عورت مرد کی صورت بنا کر تیار کیے گئے ہوتے ہیں اور کسی پرانے کپڑے کی دھجی میں بوسیدہ ہڈی کے ساتھ ملا کر بندھے ہوتے ہیں اور گھر والوں کو اعتبار آجاتا ہے اور وہ ردبلا کے لیے خوب خاطر مدارات کر کے عامل کی جیب گرم کر دیتے ہیں۔

رملی اور نجومی

یہ بھی جادوگروں کی ایک قسم ہے یہ لوگوں کی قسمت کا حال بتاتے ہیں اور طرح طرح کی باتوں سے پیسے بٹورتے ہیں اس قسم کے لوگ گلیوں میں بھی گھوم پھر کر اپنا کاروبار چلاتے ہیں اور بازاروں میں دوکانیں جما کر بھی بیٹھ جاتے ہیں بڑے بڑے شہروں میں، شاہراہوں پر چٹائی بچھا کر اور چند جنتریاں پھیلائے ہاتھ میں سلیٹ پکڑے بیٹھے نظر آتے ہیں اتوار کے روز خصوصاً" ان کے پاس خوب بھیڑ بھاڑ ہوتی ہے کیونکہ کارخانوں کے مزدور اور دفتر کے کلرک اپنی پھوٹی قسمت کے پرش لگواتے رہتے ہیں یہ نجومی اور جوتشی بڑے چالاک ہوتے ہیں اور اس قسم کے مبہم باتیں کرتے ہیں جن کا مطلب یہ کئی معنی دیتا ہے اپنے سائلوں کو یہ مختلف توہمات میں پھانس کر ان سے پیسے بٹورتے ہیں اپنے کمالات فن کے اظہار میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں اسی طرح یہ شعبدہ باز اور جادوگر مختلف بہروپوں میں خلق خدا کے مال و دولت پر ڈاکہ زنی کرتے رہتے ہیں اور ان ہتھکنڈوں سے سادہ لوح انسانوں کو فریب دے کر اپنے کاروبار چلاتے ہیں عوام الناس کو ایسے عیار لوگوں سے محتاط رہنا چاہیے۔

یہ ایک مشہور بات ہے کہ آگ اور پانی کا بیر ہے پانی آگ بجھا دیتا ہے لیکن جادو کے ذریعے آپ پانی میں آگ لگا سکتے ہیں، آپ حیران نہ ہوں یہ ایک فن ہے اور فن کے سامنے کوئی مشکل نہیں رہتی۔

اس کھیل میں آپ سب لوگوں کے سامنے ایک بالٹی کے اندر آگ کے شعلے پیدا کر سکتے ہیں اور سب نگاہیں دیکھیں گی کہ پانی جل رہا ہے۔

بس ان فقیروں اور سادھوں کی برگزیدگی کا یہی راز ہوتا ہے اس مرکب کو تیار کر کے وہ علی الصبح بدن پر مل کر اوپر بھبھوت مل لیتے ہیں اور آگ کا الاؤ جلا کر اس کے سامنے مزے سے آلتی پالتی مار کر بیٹھ جاتے ہیں آنکھیں بند کر کے آنے جانے والوں پر اپنی بڑائی کا سکہ جماتے ہیں لیکن نادان لوگ یہ نہیں جانتے کہ یہ بھی

انسان ہیں۔ اسی آب و گل سے ان کی خلقت ہوئی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ آگ ان پر اثر نہ کرے پھر لطف یہ ہے کہ اپنے تئیں اتنا تارک الدنیا بتلاتے ہیں کہ کپڑوں کی پروا ہے نہ بدن کی پروا ہے اور آنکھیں بند کیے خدا کی یاد میں بیٹھے ہیں لیکن جب مالی دنیا انہیں دیا جائے تو فوراً" لے کر قبضے میں کر لیتے ہیں اگر لذیذ کھانے دیے جائیں تو مزے سے چٹ کر جاتے ہیں نہ وہ لذتوں سے بے نیاز ہیں اور نہ ہی مال سے نفرت ہے۔

ایسے فریب کار انسانوں سے بچیے ان کے فریبوں میں مت آئے یہ لالچی اور دھوکے باز ہیں اہل دنیا کو اپنے دام تزویر میں پھانسنے کے لیے یہ لالچی ڈھونگ بنا کر بیٹھے ہیں۔

اگر ان کو نہلا کر اور بدن کو صاف کر کے آگ کے سامنے بٹھائیں تو چند منٹ میں ہی ان کا زہد و تقوی معلوم ہو جائے۔

✡ ✡ ✡

توہمات اور جعلی عاملوں کی شعبدے بازی

جب لوگ حرص و ہوس یا "ضرورت" میں مبتلا ہو کر جعلی عاملوں کے پاس جاتے ہیں تو یہاں سے ان کے پابہ زنجیر ہونے کا جادوئی عمل شروع ہو جاتا ہے۔ وہ توہمات کے طوفان میں پھنستے چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ شعبدوں کے ذریعے انہیں فریب نظر اور طلسم میں قید کر دیا جاتا ہے۔ انہیں علم ہی نہیں ہوتا کہ یہ سب نظر کا دھوکہ اور فریب ہے۔ جعلی عاملوں کے ایسے بہت سے شعبدوں کی سائنسی تشریح کی گئی ہے۔ جن کے ذریعے وہ لوگوں کو اپنا معتقد بناتے ہیں، تاکہ جعلی عاملوں کے ذریعے خوابوں کی تعبیر حاصل کرنے کے خواہش مند جادو کا توڑ سیکھ سکیں۔

بوتل میں جن

ہمارے ہاں لوگوں میں پائی جانے والی بے چینی اور عقیدے کی کمزوری نے جعلی پیروں اور عاملوں کی چاندی کر دی ہے۔ عمومی طور پر دیکھا گیا ہے کہ کسی بھی فرد کو جب پیر یا عامل کے پاس لے جایا جاتا ہے اور

وہ پیر یا عامل قرار دے دیتے ہیں کہ اس شخص یا لڑکی پر "جنات" عاشق ہو گئے ہیں اور اگر انہیں اتارا نہیں گیا تو وہ اس شخص کو اپنے ساتھ لے جائیں گے' اسے مار کر ہی دم لیں گے۔ جعلی عامل کسی بھی ایسے شخص پر سے جن اتارنے کا ڈرامہ کرتا ہے اور مریض کے ساتھ آئے افراد کے سامنے ہی خالی بوتل پر ڈھکن لگا کر اسے بند کرتا ہے۔ جس کے بعد تھوڑی دیر تک کے عمل کے بعد اس خالی بوتل میں دھواں بھرنا شروع ہو جاتا ہے اور جعلی عامل اس شخص پر آئے جن کو قابو کرنے کا دعوا کرتا ہے اور کہا یہی جاتا ہے کہ جن اب بوتل میں بند ہے اور وہ اب نقصان نہیں پہنچائے گا۔ تاہم اگر اس پورے عمل کا سائنسی جائزہ لیا جائے تو جن کو بوتل میں بند کرنا کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ اس عمل کے لیے جعلی عامل خالی بوتل میں مائع امونیا لے کر گھماتے ہیں۔ کیمیکل کو بوتل سے نکالنے کے بعد بوتل کے ڈھکن پر نمک کے تیزاب کے دو' تین قطرے ڈال کر ڈھکن کو اس طرح رکھا جاتا ہے کہ وہ قطرے نہ گریں۔ مریض کے آنے پر جعلی عامل اس بوتل پر وہ ڈھکن لگا دیتے ہیں اور نمک کے تیزاب کے قطرے بوتل میں گرتے ہی دھواں بننے کا عمل شروع ہو جاتا ہے اور اسی دھوئیں کو جن ظاہر کر کے جعلی عامل لوگوں سے ہزاروں روپے اینٹھ لیتے ہیں۔ یہی عمل ایک گلاس میں بھرے دھوئیں کو دوسرے گلاس میں منتقل کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جس کے لیے ایک گلاس میں دھواں بنا کر دوسرے گلاس کو اسی کیمیکل کی مدد سے دھوئیں سے بھر کر "جن" کی ایک گلاس سے دوسرے میں منتقلی کا ڈرامہ رچایا جاتا ہے۔

پھونک سے کاغذ یا کپڑا جل گیا

اکثر اوقات جعلی عاملوں کے آستانے پر آنے والے افراد سے کسی بات پر ناراضی ظاہر کرنے کے لیے جعلی پیر پھونک مار کر کاغذ یا کوئی کپڑا جلانے کا شعبدہ دکھاتے ہیں۔ عمل کرنے کے لیے جعلی عامل فاسفورس کو ڈلیوں کی شکل میں حاصل کرتے ہیں اور عمل سے کچھ دیر قبل ان ڈلیوں کو منہ میں رکھ کر تر کر لیتے ہیں۔ شعبدہ دکھانے کے لیے "جلال" آنے پر جعلی عامل حضرات پھونک مارتے ہوئے فاسفورس کی ڈلی کاغذ یا کپڑے پر گرا دیتے ہیں اور چند لمحوں میں فاسفورس کے خشک ہوتے ہی بہت تیزی سے کاغذ یا کپڑے پر آگ لگ جاتی ہے۔ جس کے بعد اس جعلی عامل کے جلال کو کم کرنے کے لیے نوٹوں کا نذرانہ پیش کیا جاتا ہے اور جعلی عامل کی دکان داری چلتی رہتی ہے۔

جن الائچی اور تعویذ لاتے ہیں؟

بعض آستانوں پر جعلی پیر یہ شعبدہ دکھا کر لوگوں کو قائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس عمل کے دوران ایک شفاف خالی نمک دانی میں لوڈو کا چھکا نما ایک ٹین کا اسکوائر رکھ دیا جاتا ہے۔ جس کے چاروں طرف دانے بنے ہوتے ہیں۔ جعلی عامل اس نمک دانی کو ہلاتے ہیں تو اسکوائر (چھکا) غائب ہو جاتا ہے اور نمک دانی میں الائچی آجاتی ہے۔ اس الائچی کی آمد کے لیے کہا جاتا ہے کہ یہ جن لائے ہیں۔ جنات کی لائی ہوئی اس الائچی کو شہری کھانے کے لیے بڑی بڑی رقوم بھی ادا کرتے ہیں۔ تاہم اب آپ بھی ایسے الائچی یا تعویذ منگوا سکتے ہیں۔ یہ شعبدہ دکھانے کے لیے بھی عامل کو زیادہ محنت نہیں کرنی پڑتی۔ اس کے لیے ایسی نمک دانی استعمال کی جاتی ہے جو شفاف ہو اور اس کے آرپار دکھائی دے۔ تاہم اس نمک دانی کا ڈھکن لازمی طور پر الگ رنگ کا رکھا جاتا ہے۔ اس نمک دانی کی اونچائی کم از کم ایک انچ یا اس سے زائد ہوتی ہے جبکہ ٹین کا اسکوائر (چھکا) اس طرح سے خصوصی طور پر بنوایا جاتا ہے کہ اس کا پیندا کھلا رہے اور یہ کھلا حصہ نمک دانی کے فرش پر رکھا جاتا ہے اور نمک دانی کے ڈھکن کی اندرونی سطح پر چاروں طرف مقناطیس کی پرت جما دی جاتی ہے۔ اسکوائر کے اندر پہلے سے الائچی ڈال دی جاتی ہے۔ جب جعلی عامل اسکوائر کو اچھالتا ہے تو وہ ڈھکن کے اندر مقناطیس سے چپک جاتا ہے اور الائچی مریدوں کے سامنے آجاتی ہے اور جعلی عامل داد و رقم ایک ساتھ وصول کرتا ہے۔ اسی طرح جن سے تعویذ منگوانے کا عمل بھی کیا جاتا ہے۔ تاہم اس عمل کے لیے جعلی عامل ایک مصنوعی انگوٹھے کا استعمال کرتے ہیں جو انسانی انگوٹھے سے مشابہ ہوتا ہے۔ جعلی عامل مصنوعی انگوٹھے کے اندر تعویذ چھپا لیتے ہیں اور غیر محسوس انداز میں زور' زور سے ہاتھ ہلانے کے دوران وہ مصنوعی انگوٹھا اپنے انگوٹھے پر چڑھا لیتے ہیں اور فضا میں ہاتھ بلند کر کے دونوں ہاتھوں کو ہلا کر مٹھی بنا کر انگوٹھا اتارتے ہیں اور یوں تعویذ جن کے ذریعے جعلی عامل تک پہنچ جاتا ہے۔

انڈہ بوتل میں' خون آلود انڈہ

خود کو سچا اور بہت پہنچا ہوا ثابت کرنے کے لیے جعلی عامل بعض اوقات بہت چھوٹے سوراخ والی کسی بوتل میں انڈہ داخل کرنے کا عمل کرتے ہیں۔ بعض اوقات لوگوں کو کہا جاتا ہے کہ ان کے مریض پر جن آگیا ہے جسے عامل صاحب انڈے میں بند کر کے بوتل میں ڈال دیں گے' تاکہ وہ کبھی باہر نہ نکل سکے۔ اس عمل کے لیے مریض کے اہل خانہ سے ہی انڈہ منگوایا جاتا ہے اور ان کے سامنے ہی جعلی عامل اس انڈے پر کچھ پھونکیں مار کر اپنے قریب پہلے سے موجود گدلے پانی میں ڈال دیتے ہیں اور لوگوں کی توجہ ہٹانے کے لیے کچھ دیر تک بظاہر کچھ پڑھنے اور مریضوں کے اوپر سے انڈے والا برتن گھمانے کا کھیل کھیلنے کے بعد انڈہ برتن سے نکال کر سب کے سامنے چھوٹے سوراخ والی بوتل میں ڈال دیا جاتا ہے اور اس کے بعد عامل اس انڈے پر سادہ پانی ڈال دیتے ہیں اور چند لمحوں بعد اس پانی کو بھی بوتل سے نکال دیا جاتا ہے اور سخت چھلکے والے انڈے کا انتہائی چھوٹے سوراخ سے بوتل میں

داخل ہونے کا شعبدہ لوگوں کو جعلی عامل کا پکا مرید بنانے کے لیے کافی ہوتا ہے۔ تاہم اس عمل کے لیے جعلی عامل کو چند روز پہلے سے تیاری کرنی پڑتی ہے۔ بعض جعلی عامل تو اس قسم کے انڈے ہر وقت تیار رکھتے ہیں۔ اس عمل کے لیے جعلی عامل انڈے کو سرکہ انگوری لے کر سرکے سے نصف وزن ایسٹک ایسڈ ملا کر محلول تیار کیا جاتا ہے اور اس محلول میں تین دن تک انڈے کو رکھا جاتا ہے۔ جس کے بعد انڈہ ربڑ کی طرح ہو جاتا ہے اور اسے آسانی سے تنگ منہ والی شیشے کی بوتل میں ڈالا جا سکتا ہے۔ اسی طرح جعلی عامل کسی بھی شخص کو اس کے لائے ہوئے انڈے پر کچھ پڑھ کر زمین میں سات روز تک دفن کرنے کے لیے دیتے ہیں۔ آٹھویں روز انڈہ زمین سے نکالنے کے بعد توڑا جاتا ہے تو اندر خون ہی خون بھرا ہوتا ہے۔ یہ انڈے کی قدرتی تاثیر ہے کہ مٹی میں دفن کرنے سے چند روز میں وہ خون سے بھر جاتا ہے اور یہ تجزیہ کوئی بھی شخص کر سکتا ہے۔ بعض جعلی عامل لوگوں کو انڈے کی سفیدی پر تحریر لکھ کر حیران کر دیتے ہیں۔ یہ بھی کچھ مشکل کام نہیں' اس کام کے لیے جعلی عامل ایک اونس پھٹکری اور ایک پوائنٹ سرکہ لے کر اس کا محلول تیار کرتے ہیں اور محلول کو ماچس کی تیلی کا برش بنا کر انڈے کی بیرونی سطح پر تحریر کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ کچھ دیر سوکھنے کے بعد اگر اس انڈے کو ابالا جائے تو چھلکے پر لکھی گئی تحریر سفیدی پر ظاہر ہو جاتی ہے۔ اس عمل کے ذریعے لوگوں کو بہت بے وقوف بنایا جاتا ہے۔

منہ میں آگ' پانی جم جائے' گھڑے سے خشک ریت

بہت سے عامل اپنا اثر جمانے کی خاطر آگ کے دہکتے ہوئے انگارے بھی اپنے منہ میں رکھنے سے گریز نہیں کرتے اور ان عاملوں کا کہنا ہوتا ہے کہ کسی شخص کو جلانے کے لیے کیا گیا عمل وہ اپنے اوپر لے کر لوگوں کو بچاتے ہیں۔ عام شہری اس شعبدے سے بہت حیران ہوتے ہیں اور ایسے جعلی عاملوں کو بہت "پہنچا ہوا" تصور کرتے ہیں۔ اس عمل کے لیے جعلی عامل نوشادر اور عقرقرحا خالص کو لے کر پی لیتے ہیں اور سفوف کو اپنے منہ میں رکھ لیتے ہیں جس کے بعد اس سفوف کا لعاب پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے اور جعلی عامل اس لعاب کو اچھی طرح پورے منہ میں گھما کر نکال لیتے ہیں جس کے بعد دہکتا ہوا انگارہ اثر نہیں کرتا۔ اس طرح بعض جعلی عامل بڑے مینڈک کی چربی' عقرقرحا' پارہ اور گھیکوار کے لعاب سے تیار مرکب ہاتھ کی ہتھیلیوں پر مل کر آگ کے دہکتے ہوئے انگارے بھی اٹھا لیتے ہیں اور عام آدمی اسے بہت بڑی کرامت تصور کرتے ہیں اور فوراً "مریدی میں آ جاتے ہیں۔ جعلی عامل اپنی کرامتوں کا یقین دلانے کے لیے ہر طرح کے حربے استعمال کرتے ہیں۔ بعض اوقات عام شہریوں کو یہ باور کرانے کے لیے کہ ان کے گھر میں موجود پانی پر بھی عمل کر دیا گیا ہے' وہ گھڑے میں موجود پانی کو برف بنانے کا عمل بھی کرتے ہیں اور سادہ لوح عوام ان کے جھانسے میں بہت آسانی سے آ جاتے ہیں۔ اس عمل کے دوران جعلی عامل مریض کے گھر جاتے ہیں اور گھڑے یا کولر میں ہاتھ ڈال کر کچھ دیر تک عمل پڑھتے ہیں جس کے بعد کچھ دیر میں ہی گھڑے یا کولر کا پانی برف بن جاتا ہے۔ اس عمل کے لیے جعلی عامل "جل جمنی" نامی بوٹی استعمال کرتے ہیں۔ یہ ایک طرح کی بیل ہوتی ہے جس کے پتے بیضوی شکل کے ہوتے ہیں۔ یہ بوٹی پہاڑی اور سرسبز علاقوں میں پائی جاتی ہے اور اگر اس بوٹی کا رس نچوڑ کر پانی میں ڈالا جائے تو چند منٹوں میں پانی جم جاتا ہے اور اس معاملے کو جعلی عامل بہت اچھی طرح سے کیش کراتے ہیں۔ پانی جمانے کی طرح' بہت سے عامل پانی سے بھرے گھڑے میں سے خشک ریت نکالنے کا عمل

بھی کرتے ہیں اور اس عمل کے لیے جعلی عامل کو زیادہ محنت بھی نہیں کرنی پڑتی۔ ریت کو موم کے قوام میں خوب اچھی طرح سے مکس کر کے چھوڑ دیا جاتا ہے اور عمل کرنے کے وقت کسی برتن یا گھڑے میں پانی ڈال کر مٹھی بھر ریت پانی میں رکھ کر نکالی جاتی ہے تو ریت گیلی نہیں بلکہ خشک نکلتی ہے اور لوگ جعلی عامل کی جانب سے پانی کے اندر سے خشک ریت نکالنے کو بہت بڑی کرامت تصور کرتے ہیں۔

کیلا انگلی سے کٹے

یہ عمل بھی جعلی عامل کی دھاک بٹھانے میں بہت موثر کردار ادا کرتا ہے۔ جعلی عامل اپنے آستانے پر آئے کسی بھی شخص سے کیلا منگواتے ہیں اور سب کو اپنی انگلی یا لکڑی سے اشارہ کرتے ہیں تو وہ کیلا جس کا چھلکا بھی نہیں اتارا گیا' چھلکا اتارنے پر وہ کئی حصوں میں کٹا ہوا ہوتا ہے۔ یہ عمل دکھانے کے لیے بھی جعلی عامل زیادہ کشت نہیں اٹھاتے اور اس عمل سے قبل جعلی عامل باریک سی سوئی لے کر کیلے میں اس طرح داخل کرتے ہیں کہ وہ آر پار نہ ہو بلکہ دوسری طرف چھلکے کے قریب پہنچا کر روک لی جاتی ہے اور سوئی کو دائیں سے بائیں دائرے کی شکل میں آہستہ آہستہ بڑی احتیاط سے گھمایا جاتا ہے اور پھر بائیں سے دائیں گھما کر سوئی نکال لی جاتی ہے۔ اس عمل میں سوئی کیلے کو اندر سے کاٹ دیتی ہے اور چھلکے پر اتنا باریک نشان بنتا ہے جو ان عاملوں کے آستانوں کے اندرونی کم روشنی والے ماحول میں نہیں دیکھا جا سکتا۔ بعد ازاں جعلی عامل اس کیلے کو عمل کی آڑ میں تبدیل کر دیتے ہیں اور کیلے کو چھیلنے کا حکم دیتے ہیں تو وہ کئی ٹکڑوں میں کٹا ہوا ہوتا ہے۔ برف سے سگریٹ جلانے کو بھی ہمارے سادہ لوح لوگ' بہت بڑی کرامت تصور کرتے ہیں اور ایسا کرنے والا شخص عام لوگوں کو بے وقوف بنا کر خود کو بہت بڑا بابا کہلوانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اس عمل کے دوران جعلی عامل' بہت سے لوگوں کی موجودگی میں خود کو پریشان ظاہر کر کے کچھ سوچنے کے لیے سگریٹ پینے کا اعلان کرتے ہیں لیکن وہ مجمع میں موجود کسی شخص کی ماچس یا لائٹر سے سگریٹ جلانے سے انکار کر دیتے ہیں اور جعلی عامل کے چیلے اس موقع پر ماچس پیش کرنے والے شخص کو بتاتے ہیں کہ بابا بہت پہنچے ہوئے ہیں اور وہ صرف پانی یا برف

سے سگریٹ جلاتے ہیں اور اس سے ان کی روحانی طاقت میں اضافہ ہوتا ہے اور سادہ لوح لوگ یہ عمل دیکھ کر حیران ہوجاتے ہیں لیکن یہ بھی کچھ مشکل نہیں۔ آپ حیران نہ ہوں اس عمل سے قبل جعلی عامل اپنی جیب میں یا چیلوں کے پاس ایسی سگریٹ رکھتے ہیں جس میں اوپر سے تھوڑا تمباکو نکال کر اس میں سوڈیم میٹل کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے رکھ دیے جاتے ہیں اور پھر تمباکو رکھ دیا جاتا ہے تاکہ یہ ٹکڑے نہ گریں۔ جب اس سگریٹ کو پانی یا برف پر لگایا جاتا ہے تو سوڈیم میٹل کے ٹکڑے نمی لگتے ہی شعلہ بن جاتے ہیں اور سگریٹ جل اٹھتی ہے۔ تعویذ گرم کرنے کا عمل بھی بہت سے لوگوں کو تعجب میں ڈال دیتا ہے۔ اس عمل میں تعویذ بعض اوقات اتنا گرم ہوجاتا ہے کہ لوگ اسے فوری طور پر پھینک دیتے ہیں۔ یہ کچھ مشکل نہیں، جعلی عامل اس کام کے لیے سلور رنگ کی پنی جو اکثر سگریٹ کے ڈبوں میں استعمال کرتے ہیں جب کہ جعلی عامل پاؤڈر کی شکل میں ملنے والا ایک کیمیکل جسے "دار چکنا" کہا جاتا ہے، معمولی سا اپنے انگوٹھے اور انگلی پر لگا لیتے ہیں جو نظر نہیں آتا۔ اس کیمیکل کی خاصیت یہ ہے کہ جب تک صابن سے ہاتھ نہ دھوئے جائیں، اس کی تاثیر ختم نہیں ہوتی، تعویذ موڑتے ہوئے جعلی عامل پنی پر یہ کیمیکل لگا دیتے ہیں اور یہ کیمیکل سلور کو جلانا شروع کر دیتا ہے تو پنی گرم ہونا شروع ہوجاتی ہے۔

چراغوں کی لڑائی

بعض عامل لوگوں کا دل جیتنے کے لیے چراغوں کی لڑائی کا اہتمام بھی کرتے ہیں جس کے لیے لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ مسلمان اور کافر جن اس چراغ میں جل رہے ہیں۔ چراغوں کی لڑائی دیکھ کر وہاں موجود لوگ دنگ رہ جاتے ہیں۔ تاہم اس عمل کے لیے جعلی عامل سفید حریر کی دو بتیاں بناتے ہیں، ان میں سے ایک بتی کو بکری کی چربی میں اچھی طرح ڈبویا جاتا ہے اور دوسری کو بھیڑیے کی چربی میں ڈبو کر رکھ دیا جاتا ہے اور کچھ لمحوں بعد علیحدہ علیحدہ چراغوں میں دونوں بتیاں جلائی جائیں تو دونوں میں لڑائی کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے اور یہ لڑائی جعلی عامل کی بہترین کمائی پر جاکر ختم ہوتی ہے۔ جعلی عاملوں کی جعلسازی صرف ان اعمال تک محدود نہیں رہتی بلکہ وہ آپ کے ہاتھ میں موجود مٹی کو بھی میٹھا کر دیتے ہیں جس کے باعث ضعیف الاعتقاد لوگ بہت جلد ان پر یقین کر لیتے ہیں۔ جعلی عامل زمین سے اٹھائی ہوئی مٹی یا آپ کے ہاتھ سے لائے ہوئے پانی کو میٹھا کر دیتے ہیں۔ یہ عمل صرف اور صرف "سکرین" کی مدد سے کیا جاتا ہے اور جعلی عامل تھوڑی سی "سکرین" انگلی پر لگا لیتے ہیں۔ مٹی پر انگلی لگنے یا پانی میں لگنے سے وہ میٹھا ہوجاتا ہے۔ اسی طرح بہت سے جعلی عامل بغیر دھاگے کے چھلا لٹکانے کا مظاہرہ کرکے اپنے مریدوں کی تعداد میں اضافے کی کوششوں میں مصروف رہتے ہیں اور اس عمل کے لیے سوت سے ایک مضبوط دھاگا تیار کرایا جاتا ہے جسے نمک کے گاڑھے پانی میں ڈبو کر ایک گھنٹے رکھا جاتا ہے اور پھر خشک کر لیا جاتا ہے۔ جعلی عامل اس دھاگے سے چھلا باندھ کر لٹکا دیتے ہیں اور کسی شخص کے سامنے دھاگے کو آگ لگا دیتے ہیں جس سے بظاہر دھاگا جل جاتا ہے لیکن دھاگا جلنے کے باوجود چھلا ہوا میں معلق رہتا ہے اور لوگ اس جعلی عامل کی کرامتوں کے گیت گاتے ہیں جب کہ اگر اس دھاگے کو صرف چھوا بھی جائے تو چھلا نیچے گر جاتا ہے۔

خون سے بھرا لیموں

لوگوں کی جانب سے بڑی تعداد میں جعلی عاملوں سے رجوع کرنے اور ہر پریشانی کو جادو سے تعبیر کرنے کے معاملے نے جعلی عاملوں کی آمدنی لاکھوں میں کر دی ہے۔ کسی سادہ لوح شخص کے آنے پر جعلی عامل اکثر

اسے بتاتے ہیں کہ اس پر سفلی یا کالا علم ہوگیا ہے اور اس کا پتا لیموں کے ذریعے بھی چل سکتا ہے۔ آنے والے شخص کا یقین جیتنے کے لیے عامل اسے از خود لیموں خرید کر اپنے گھر میں ایک روز تک رکھنے کی ہدایت کرتا ہے اور ایک روز بعد سائل کی آمد پر اسے کاٹنے پر لیموں سے خون نکلنے پر اسے بتایا جاتا ہے کہ اس پر کالا علم یا سفلی کروایا گیا ہے اور اس کی نشانی لیموں سے خون آنا ہے۔ اس عمل کے بعد خوفزدہ شخص سے ہزاروں روپے بٹورے جاتے ہیں۔ لیموں سے خون برآمد ہونا کوئی بڑی بات نہیں۔ اس عمل کے لیے جعلی عامل بہت چالاکی سے کام لیتے ہیں۔ بلبل کے خون میں چھری کو اچھی طرح تر کرکے خشک کرکے رکھ لیا جاتا ہے اور اس چھری سے اگر لیموں کاٹا جائے تو اس سے نکلنے والا رس خون کی مانند ہوتا ہے۔

انڈے سے تعویذ، سوئیاں، بال نکالنا

جعلی عامل اپنے پاس آنے والے شخص کے لائے ہوئے انڈے پر عمل شروع کرتے ہیں اور پھر سائل کو دھونے کے لیے دیتے ہیں۔ سائل کے جسم پر انڈا گھمانے کے بعد انڈا توڑا جاتا ہے تو اس میں سے تعویذ، سوئیاں، بال وغیرہ نکلتے ہیں جس کے بعد اسے بھی سفلی علم قرار دے کر اس کی کاٹ کے لیے رقم، بکرے وغیرہ کے نذرانے بتائے جاتے ہیں اور سادہ لوح اسے تسلیم بھی کر لیتے ہیں۔ اس عمل کے لیے جعلی عامل بہت مہارت سے کام لیتے ہیں اور انڈے میں بڑی صفائی اور مہارت سے سرنج ڈال دی جاتی ہے اور انڈے کا تمام مواد کھینچ کر اسے خشک کر لیا جاتا ہے پھر ایک معمولی سے سوراخ کے ذریعے تعویذ، سوئیاں اور بال انڈے میں ڈال دیے جاتے ہیں اور اس کے بعد انڈے کو موم یا ایلفی سے بند کرکے اس پر سفید رنگ کر دیا جاتا ہے۔ جعلی عامل پہلے سے ایسا انڈا تیار کرکے رکھ لیتے ہیں اور غیر محسوس طریقے سے انڈا تبدیل کر دیا جاتا ہے اسی طرح اخروٹ کو درمیان سے توڑ کر ایک حصے کو صاف کر لیا جاتا ہے اور اس میں چھوٹا سا پتلا تعویذ و دیگر چیزیں رکھ کر اسے صمد بونڈ یا ایلفی سے جوڑ دیا جاتا ہے اور مطلوبہ وقت آنے پر یہ چیزیں برآمد کر لی جاتی ہیں۔

یہ وہ شعبدے ہیں، جنہیں پاکستان یا دنیا کے مختلف حصوں میں شعبدے بازی میں استعمال کیا جاتا ہے اور عوام کو بے وقوف بنا کر ان سے رقوم اینٹھی جاتی ہیں۔ ان کی حقیقت یہاں بیان کر دی گئی ہے تاکہ قارئین انہیں سمجھ کر ان سے محفوظ رہ سکیں۔

ہاتھ پر نام آجانا

آگ سے کپڑا نہ جلے

جی ہاں ان جعلی عاملوں کے ہاتھوں پر کسی کا بھی نام آجاتا ہے اور جعلی عامل اس کی بنیاد پر ہزاروں روپے لوٹ لیتے ہیں۔ اس عمل کو دکھاتے ہوئے ایک کاغذ پر کچھ لکھ کر اسے جلایا جاتا ہے اور راکھ ہاتھ پر مل دی جاتی ہے اور راکھ جھاڑنے پر کسی کا نام ہاتھ پر نمایاں ہوجاتا ہے اور ہاتھ اچھی طرح دھونے تک نہیں مٹتا۔ سادہ لوح شہری خصوصاً خواتین اس کا بہت جلدی شکار ہوجاتی ہیں جبکہ درحقیقت جعلی عامل اس کام کے لیے ماچس کی تیلی کو برش بنا کر چائے میں ڈبو کر ہتھیلی کو خشک کر لیتے ہیں۔ اس کام کے بعد بس اتنا خیال رکھا جاتا ہے کہ اس ہتھیلی پر پانی نہ گرے۔ بعد ازاں کاغذ جلا کر اس کی راکھ ہتھیلی پر ملنے سے لکھی ہوئی تحریر واضح ہوجاتی ہے۔ ہتھیلی پر جہاں چائے سے لکھا گیا ہو تو وہاں چینی کے باعث ایک لکیر بن جاتی ہے اور راکھ اس سطح پر جم کر اسے الفاظ کی شکل دے دیتی ہے اور دیکھنے والے حیرت میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ جعلی عامل اپنا رعب قائم کرنے کے لیے اپنے چیلوں کے ذریعے یہ عمل بھی کرتے ہیں کہ نماز یا کسی بہانے سے جعلی

عامل کے جانے کی صورت میں اس کا رومال کسی شخص کو دے دیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے کہ عامل صاحب باکرامت بزرگ ہیں اور ان کے زیر استعمال کپڑوں پر بھی آگ حرام ہے اور یہ کپڑے نہیں جلتے۔ وہ شخص آزمائش کے طور پر جب کپڑا آگ میں ڈالتا ہے تو وہ نہیں جلتا۔ یہ عمل تیر بہدف ثابت ہوتا ہے لیکن یہ بھی زیادہ مشکل کام نہیں۔ اگر کسی کپڑے کو پھٹکری اور انڈے کی سفیدی کا محلول بنا کر تر کرلیا جائے اور خشک ہونے پر نمک کے پانی میں ڈبو کر خشک کرلیا جائے تو ایسا کپڑا کسی صورت نہیں جلتا۔ یہ عمل آپ بھی کر سکتے ہیں۔

ہتھیلی پر سرسوں جمائیں

جعلی عامل آپ کے سامنے ہی پھول کا رنگ بدل دے گا اور اس کے بعد اسے دوبارہ اس کے اصلی رنگ میں لاکر آپ کو قائل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس عمل کے دوران جعلی عامل لوگوں سے پھول منگواتے ہیں اور پھر عمل کے لیے انہیں پہلے سے موجود دھونی کے قریب لے جاکر دھونی دیتے ہیں جس سے اس کا رنگ بدل جاتا ہے اور لوگ حیران ہوجاتے ہیں لیکن ٹھہریے، آپ حیران نہ ہوں۔ اگر آپ بھی ایک رنگین پھول لے کر اسے گندھک کی دھونی دیں تو اس دھوئیں کے اثر سے پھول کا رنگ بدل جائے گا اور اگر پھول کو دوبارہ اسی رنگ میں لانا مقصود ہو تو اس پھول کو چند لمحوں کے لیے نمک کے پانی میں ڈال دیں۔ اصل رنگ دوبارہ آجائے گا۔ بالکل اسی طرح صرف مثال کی حد تک نہیں بلکہ ہتھیلی پر بھی سرسوں جمائی جاسکتی ہے۔ اس کے لیے مختلف جعلی عامل مٹی ہاتھ میں لے کر اس پر پانی ڈالتے ہیں اور پھر پنکھے سے ہوا لگاتے ہیں جس کے بعد اس میں پودا پھوٹ جاتا ہے لیکن یہ سب آپ بھی کر سکتے ہیں۔ اس عمل کے لیے عامل ایک پیالے میں سرکہ ڈال کر اس میں سرسوں کے دانے ڈال دیتے ہیں۔ تین دن تک ان دانوں کو سرکہ میں بھیگا رہنے کے بعد نکالا جاتا ہے اور خشک کرلیا جاتا ہے۔ عمل کے وقت جعلی عامل ان دانوں کو اپنے ہاتھ میں چھپا کر ان پر مٹی ڈالتے ہیں اور پانی ڈالنے کے بعد ہوا لگاتے ہیں جس کے بعد کچھ دیر میں پودا نکل آتا ہے۔ بعض علاقوں میں پتنگ بازی جنون کی شکل اختیار کرگئی ہے اور لوگ ہر موسم میں اپنی پتنگ اڑانے کے لیے کوئی بھی قیمت دینے پر تیار ہوتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے جعلی عامل اپنے آستانے سے دی گئی پتنگ کی کامیابی اور ہر قیمت پر اڑتے رہنے کی گارنٹی دے کر رقم بٹورتے ہیں۔ تاہم اس کے لیے وہ تلوں کا تیل روئی کی مدد سے پتنگ کے اوپری حصہ پر لگا دیتے ہیں جس کے بعد پتنگ بارش میں بھی اڑتی رہتی ہے اور اس کا کاغذ نہیں پھٹتا۔

پانی میں آگ لگانا

یقیناً "یہ نہ ماننے والی بات ہے کہ پانی میں آگ لگ جائے۔ کیونکہ پانی میں آگ نہیں لگ سکتی۔ پانی کا کام تو آگ کو بجھانا ہوتا ہے۔ اگر یہ شعبدہ مہارت سے کام لیتے ہوئے دکھا دیا جائے کہ پانی میں آگ لگی ہوئی ہو تو تماشائی حیرت زدہ ہوجائیں اور خوب داد دیں گے۔

ایک کھلے منہ والے برتن یا کسی بھی بالٹی میں پانی ڈال کر تمام تماشائیوں کو دیکھتے ہی دیکھتے پانی میں آگ کے شعلے پیدا کردیے جاتے ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ پانی میں آگ لگی ہوئی ہے۔ حالانکہ یہ صرف شعبدہ بازی ہے۔ شعبدہ باز یہ شعبدہ اس طرح دکھاتے ہیں کہ پانی والے برتن میں پوٹاشیم اور سوڈیم ڈال دیتے ہیں جس سے پانی میں آگ پیدا ہوجاتی ہے۔ پوٹاشیم اور سوڈیم کی یہ خاصیت ہے کہ اگر ان کو پانی میں ڈالا جائے تو آگ کے شعلے پیدا ہوجاتے ہیں۔ پوٹاشیم اور سوڈیم کی ڈلیوں کو پانی سے بچا کر رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے

اس لیے ضروری ہے کہ کسی شیشی میں کیروسین آئل بھر کر اس میں ان ڈلیوں کو ڈال کر رکھا جائے اس طرح یہ محفوظ رہیں گی۔ اگر یہ احتیاط نہ کی جائے تو خدشہ ہوتا ہے کہ کہیں سے بھی پانی چھو جانے کی صورت میں فوری طور پر آگ پیدا نہ ہوجائے۔

شعبدہ باز یہ شعبدہ دکھانے سے پیشتر پانی سے بھری ہوئی ایک بالٹی میز پر رکھ دیتا ہے۔ اس میں تھوڑا سا پیٹرول بھی ڈال دیتا ہے۔ شعبدہ باز پانی سے بھری ہوئی بالٹی سب لوگوں کو دکھاتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ بالٹی میں پانی بھرا ہوا ہے پھر اپنے مخصوص انداز میں جادوئی ڈنڈا گھماتے ہوئے کچھ منتر پڑھتا ہے اور ڈنڈے لیے ہاتھ میں سے پوٹاشیم نکال کر اس مہارت سے پانی میں ڈال دیتا ہے کہ تماشائیوں میں سے کسی کو پتا بھی نہیں چلتا۔ جیسے ہی پوٹاشیم پانی میں داخل ہوتی ہے اس سے آگ پیدا ہو کر پیٹرول میں لگ جاتی ہے اور پھر یوں دکھائی دیتا ہے کہ جیسے پانی میں آگ لگی ہوئی ہے۔

گلاس میں دھواں

ایک گلاس میں سگریٹ کا دھواں بند کرکے پھر دوسرے خالی گلاس میں منتقل کرنا کسی شعبدہ بازی کا ہی کام ہے۔ اس شعبدے کو دکھانے کے لیے دو گلاس استعمال ہوتے ہیں جو کہ شیشے کے ہوتے ہیں۔ ایک گلاس میں سگریٹ کا دھواں ڈال کر اسے اوپر سے بند کردیا جاتا ہے اور پھر یہ دھواں آہستہ آہستہ دوسرے گلاس میں بھی نمودار ہونا شروع ہوجاتا ہے یعنی ایک خالی گلاس میں سگریٹ کا دھواں بند کرکے اس کے اوپر ایک پلیٹ رکھ دی جاتی ہے اور پھر جب آہستہ آہستہ پلیٹ کو اٹھایا جاتا ہے تو اس گلاس کا دھواں دوسرے گلاس میں منتقل ہوجاتا ہے۔

اس شعبدے کی حقیقت یہ ہے کہ شعبدہ باز شعبدہ دکھانے کی غرض سے شیشے کے دو گلاس اور چینی کی دو پلیٹیں لے کر اپنے پاس رکھتا ہے جبکہ ایک شیشی میں تیزاب شورہ اور دوسری میں لیکوئڈ ایمونیا فورٹ ڈال کر اپنے پاس رکھتا ہے۔ شعبدہ شروع کرنے سے پیشتر پردے کے پیچھے ہی گلاس رکھ کر ایک گلاس میں دو تین قطرے تیزاب شورہ کے ڈال دیتا ہے اور پلیٹ سے گلاس کا منہ بند کردیتا ہے اس کے بعد پلیٹ کے پیندے میں دو تین قطرے لیکوئڈ ایمونیا فورٹ ڈال کر دوسرے گلاس پر بھی ایسی ہی پلیٹ الٹی کرکے رکھ دیتا ہے اور پھر دونوں گلاس میز پر رکھتے ہوئے تماشائیوں سے مخاطب ہوتا ہے کہ حضرات! یہ دو خالی گلاس آپ کے سامنے موجود ہیں۔ اگر ایک گلاس میں سگریٹ کا دھواں چھوڑا جائے تو وہ جادو کے ذریعے سے اس دوسرے گلاس میں خود بخود چلا جائے گا جبکہ یہ گلاس کافی فاصلے پر پڑا ہوا ہے۔ یہ سن کر ہی تماشائی حیران ہوجاتے ہیں اور بڑے انہماک اور توجہ سے دیکھتے ہیں۔

اب شعبدہ باز یہ کرتا ہے کہ خالی گلاس کی پلیٹ اٹھا کر اس کے اندر سگریٹ کے لمبے لمبے کش لگا کر دھواں چھوڑتا ہے اور اس پر پلیٹ سیدھی کرکے رکھ دیتا ہے اس طرح دھواں گلاس سے باہر نہیں نکلتا پھر شعبدہ باز اپنا جادوئی ڈنڈا گھماتا ہے اور دوسرے گلاس کو چھوتے ہوئے کہتا ہے۔ حضرات! ملاحظہ فرمائیں یہ خالی گلاس آپ کے سامنے موجود ہے۔ میں دوسرے گلاس میں موجود دھواں چھوڑوں گا تو وہ خود بخود اس گلاس میں آجائے گا۔ یہ کہتے ہوئے وہ آہستہ سے اس گلاس کو سیدھا کرتا ہے۔ اس کے پیندے پر موجود نمک کے تیزاب کے قطرے گلاس کے اندر گر جاتے ہیں۔ یہ قطرے تیزاب شورے سے مل کر رفتہ رفتہ دھواں پیدا کرنا شروع کردیتے ہیں۔ چنانچہ شعبدہ باز فوری طور پر دوسرے گلاس کے اوپر رکھی ہوئی پلیٹ کو ذرا سا اوپر اٹھاتا ہے تو اس گلاس میں موجود دھواں آہستہ آہستہ باہر نکلنا شروع ہوجاتا ہے۔ اس دوران دوسرے گلاس میں تیزابوں کے ملاپ سے دھواں بننا

شروع ہوچکا ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے گلاس دھوئیں سے بھر جاتا ہے اور ایک گلاس دھوئیں سے بالکل خالی ہو جاتا ہے۔ حاضرین یہ سمجھتے ہیں کہ جادو کے ذریعے ایک گلاس کا دھواں دوسرے گلاس میں منتقل کیا گیا ہے۔

کالا جادو

اکثر بعض جعلی فقیر اور نقلی عامل اس طرح مریضوں کو لوٹتے ہیں کہ مریض کو کہتے ہیں کہ اپنا ہاتھ صابن سے خوب اچھی طرح دھو کر صاف کرے۔ جب مریض اپنا ہاتھ دھو کر صاف کر کے دکھاتا ہے تو اسے کہتے ہیں کہ مٹھی مضبوطی سے بند کر لو تاکہ معلوم ہو سکے کہ کالا جادو کیا گیا ہے یا نہیں۔ پھر جب مریض سے اپنی مٹھی کھولنے کے لیے کہا جاتا ہے تو وہ کھول کر دیکھتا ہے کہ اس پر کالے سیاہ نشان پڑ گئے ہیں، جس سے مریض کو شبہ ہو جاتا ہے کہ ضرور اس پر کسی نے کالا جادو کیا ہوا ہے۔

جعلی عامل یہ شعبدہ اس طرح دکھاتے ہیں کہ جب مریض ہاتھ دھونے میں مشغول ہوتا ہے تو اپنی انگلی کے سرے پر سیاہی لگا لیتے ہیں اور پھر مریض کا ہاتھ پکڑ کر کہتے ہیں کہ فوراً" اپنی ہتھیلی بند کر لو۔ جب مریض اپنی ہتھیلی بند کر لیتا ہے تو شعبدہ باز اپنی سیاہی والی انگلی فوری طور پر مہارت سے کام لیتے ہوئے اس کی ہتھیلی پر لگا دیتا ہے اور خود منہ میں کوئی الفاظ پڑھنا شروع ہو جاتا ہے جس سے مریض یہ سمجھتا ہے کہ عامل کوئی عمل کر رہا ہے۔ اسی دوران میں شعبدہ باز اپنی انگلی بھی خوب اچھی طرح رگڑ کر صاف کر لیتا ہے۔ اس سے کسی کو شبہ بھی نہیں ہوتا۔ اس کے بعد مریض سے کہتا ہے کہ اپنی بند ہتھیلی کھول دے۔ یہ وہ کھولتا ہے تو اس کے ہاتھ پر سیاہی کے نشان موجود ہوتے ہیں جن کو دیکھ کر مریض کو یقین ہو جاتا ہے کہ ضرور کسی نے اس پر کالا جادو کر دیا ہے پھر شعبدہ باز عامل کالا جادو ختم کرنے کے عوض مریض سے منہ مانگے روپے لیتا ہے اور اس طرح اس کو لوٹ لیتا ہے۔

گرم لوہے کو پکڑنا

گرم لوہے کو ہاتھ میں پکڑ لینا یقیناً" حیران کن بات ہے کیونکہ گرم لوہا ہاتھ کو جلا دیتا ہے مگر جب بھرے مجمع میں کوئی شعبدہ باز گرم لوہا اپنے ہاتھ میں پکڑ لیتا ہے تو دیکھنے والے بہت حیران ہوتے ہیں۔ اس کی اصل یہ ہے کہ شعبدہ باز جل بھنگڑا اور ملٹھی کے پتوں کا رس اپنے ہاتھوں پر خوب اچھی طرح مل لیتا ہے اور ہاتھوں کو سایہ میں خشک کرنے کے بعد گرم لوہے کو اپنے ہاتھ میں پکڑ کر اٹھا لیتا ہے اس کے ہاتھ پر آگ کی تپش کا ذرا بھی اثر نہیں ہوتا۔

ہوا میں موم بتی جلانا

تجربہ یہ بتاتا ہے کہ موم بتی ہوا میں جل رہی ہو تو بہت جلد بجھ جاتی ہے مگر شعبدہ باز اس بات کو بھی ممکن بنا دیتا ہے کہ موم بتی ہوا میں دیر تک جلتی بھی رہتی ہے اور پگھلتی بھی نہیں۔ اس طرح کا مظاہرہ وہ بھرے مجمع کے سامنے کر کے خوب داد حاصل کرتے ہیں اور لوگوں کو حیران کر دیتے ہیں۔ اس شعبدے کی حقیقت یہ ہے کہ خوردنی نمک باریک پیس کر کسی کپڑے پر خوب اچھی طرح لگا کر خشک کر لیا جاتا ہے خشک کرنے کے بعد اس کپڑے کو موم بتی کے اطراف میں لپیٹ کر گویا کہ چسپاں کر دیا جاتا ہے۔ پھر موم بتی کو جلایا جاتا ہے۔ اس طرح سے یہ موم بتی ہوا میں بھی کافی دیر تک جلتی رہتی ہے اور پگھلتی بھی نہیں۔

بغیر آگ کے تعویذ جلانا

آپ نے اکثر ایسے شعبدہ باز قسم کے عامل، جعلی فقیر اور نقلی پیر دیکھے ہوں گے کہ جو کسی مریض کو تعویذ دے کر یہ کہتے ہیں کہ اسے چھ سات مرتبہ اپنے سر کے اوپر گھما کر پھر اس پر جوتیاں مارو۔ اگر اس کو آگ لگ

جادو، جنات اور توہمات

گئی تو آسیب یا مرض جل کر دور ہو جائے گا۔ چنانچہ جب مریض ایسا کرتا ہے تو تعویذ کو فوراً" آگ لگ جاتی ہے تو وہ جعلی پیر کی اس کرامت کو دیکھ کر حیران ہو جاتا ہے اور پھر نقلی پیر جس طرح چاہتا ہے اس سے رقم بٹورتا ہے اور اس کو لوٹتا ہے۔ یہ شعبدہ دکھانا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ آپ بھی معمولی سی محنت اور مہارت سے یہ کر سکتے ہیں۔

اس شعبدے کو دکھانے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک شیشی میں پانی بھر کر اس کے اندر فاسفورس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ڈال رکھیں کیونکہ اگر انہیں بغیر پانی کے رکھیں گے تو ان کو آگ لگ جائے گی اس لیے فاسفورس کو پانی کے اندر ہی رکھنا چاہیے۔ جب کسی کو یہ شعبدہ دکھانا مقصود ہو تو بوتل میں سے چھوٹا سا فاسفورس کا ٹکڑا نکال کر منہ میں ڈال رکھیں اور جب تعویذ لکھ کر اس پر دم کریں تو چالاکی سے منہ والا فاسفورس تعویذ کے اندر رکھ کر اسے لپیٹ دیں اور مریض کو حکم دیں کہ وہ اسے اپنے سر پر گھما کر زمین پر رکھ دے اور زور سے جوتیاں مارے۔ جب وہ جوتیاں مارے گا تو فوری طور پر تعویذ کو آگ لگ جائے گی۔ جس سے دیکھنے والا حیران ہو جائے گا اور آپ کا گرویدہ ہو جائے گا۔ لیکن اس بارے میں مکمل احتیاط رکھیں کہ فاسفورس حلق سے نیچے نہ اترنے پائے کیونکہ یہ خطرناک چیز ہے اور اسے ہر وقت پانی کے اندر رکھنا پڑتا ہے۔

پانی سے خشک ریت نکالنا

پانی کے اندر سے اگر ریت نکالی جائے تو وہ گیلی ہوتی ہے۔ اور اگر پانی کے اندر سے خشک ریت باہر نکالیں تو پھر دیکھنے والا ضرور حیران ہو جائے گا اور اس شعبدے کو جادو تصور کرے گا جبکہ اس شعبدہ کی حقیقت یہ ہے کہ ریت کو موم کے قوام میں خوب اچھی طرح غوطہ دے کر رکھ چھوڑیں پھر جب کسی کو شعبدہ دکھانا ہو تو کسی برتن میں پانی ڈال کر مٹھی بھر ریت پانی میں رکھ دیں اس کے بعد باہر نکالیں تو ریت گیلی نہ ہوگی بلکہ خشک ہوگی۔

جادوئی انڈہ

ایک شعبدہ باز عامل نے کسی سے کہا کہ تم پر کسی دشمن نے کالے جادو کا وار کیا ہوا ہے اگر جلد ہی اس جادو کا توڑ نہ کیا گیا تو پھر تمہاری موت واقع ہو سکتی ہے اس لیے بہتر ہے کہ اس جادو کا توڑ کیا جائے۔

اس شخص نے حواس باختہ ہو کر گھبراتے ہوئے عامل سے کہا کہ جناب آپ کی بڑی مہربانی' آپ پہنچے ہوئے عامل ہیں آپ ہی کچھ میری مدد کریں اور اس جادو کا توڑ کریں۔

آخر بڑی مشکل اور منت سماجت کے بعد کافی رقم کے عوض اس کام کے لیے آمادہ ہوا کہ وہ جادو کا توڑ کرے گا۔ پھر اس سے مرغی کا ایک انڈا منگوایا اور اس پر جھوٹ موٹ منہ سے بڑبڑاتے ہوئے کچھ پڑھا اور انڈے پر دم کرتے ہوئے اسے حکم دیا کہ اسے قبرستان میں فلاں جگہ پر دفن کر دو۔ اور ساتویں دن اس کو نکال لینا۔ چنانچہ انڈے کو دفن کرنے کے سات دن بعد زمین سے نکالا گیا اور توڑا گیا تو اندر خون بھرا ہوا تھا۔ عامل نے اس سے کہا کہ یہ انڈا جادو سے خون بھرا بن گیا ہے۔ اسی طرح تمہارا خون بھی ضائع ہونے والا تھا۔ یہ سن کر تمام حاضرین انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں اور عامل کی بات کو سچ سمجھ لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ صرف ایک شعبدہ ہے جسے جادو کا نام دے دیا جاتا ہے کیونکہ انڈے کی تاثیر یہ بھی ہے کہ اگر اسے مٹی میں دفن کر دیا جائے تو اس کے اندر موجود آمیزہ چند دنوں میں خون بن جاتا ہے۔

بوتل میں انڈہ

بوتل میں انڈہ ڈالنا یقیناً" مشکل کام ہے۔ ہر کوئی یہ دیکھ کر حیران ہو جائے گا کہ تنگ منہ والی بوتل میں انڈہ کیسے ڈالا گیا۔ جبکہ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ اس کا راز یہ ہے کہ سرکہ انگوری لے کر اس سے نصف وزن ایسٹک ایسڈ ملائیں اور اس محلول میں انڈہ ڈبو کر رکھ دیں۔ تین دن تک اسی طرح پڑا رہنے دیں۔ اس کے بعد دیکھیں تو انڈہ ربڑ کی مانند ہو جائے گا۔ جسے آسانی سے کسی بھی تنگ منہ والی شیشے کی بوتل میں ڈالا جا سکتا ہے۔ بوتل میں ڈالنے کے بعد چند گھنٹوں تک پڑا رہنے دیں۔ انڈہ اپنی اصلی حالت میں سخت ہو جائے گا۔

کپڑے کو آگ لگانا

اکثر شعبدہ باز کسی کپڑے کو آگ میں ڈال دیتے ہیں۔ مگر کپڑا جلتا نہیں اور اس کو کچھ بھی آگ کا اثر نہیں ہوتا۔ یہ دیکھ کر لوگ حیران ہو جاتے ہیں۔ اس شعبدے کا راز یہ ہے کہ پھٹکری اور انڈے کی سفیدی میں کپڑا تر کر کے خشک کر لیا جاتا ہے۔ پھر نمک کے پانی سے دھو کر خشک کیا جاتا ہے اور جس وقت شعبدہ دکھانا مقصود ہوتا ہے اس وقت جلتی ہوئی آگ پر تماشائیوں کے سامنے یہ کپڑا آگ میں رکھ دیا جاتا ہے۔ اس کپڑے پر آگ کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

آگ کا اثر ختم کرنا

عام طور پر یہ شرارت اس جگہ پر کرنا دلچسپی کا باعث ہوتا ہے کہ جہاں لکڑی جلا کر کھانا پکایا جاتا ہے۔ انجیر کی لکڑی' مینڈک کی چربی سے خوب اچھی طرح چرب کر کے چولہے میں دفن کر دیں۔ پھر آگ جلائیں' لکڑی تو جل جائے گی' لیکن چولہے پر رکھا ہوا کھانا نہ پکے گا اور بالکل کچا ہی رہے گا۔ اس شعبدے کا مظاہرہ کرنے سے لوگ بہت حیران ہو جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی جادو کا کمال ہے۔

آگ نہ جلائے

آگ کا کام تو جلانا ہے اور اگر آگ نہ جلائے تو دیکھنے والوں کے لیے یقیناً" یہ حیرانی کی بات ہے اور

عجیب شعبدہ بازی ہے۔ اگر ہلدی خالص اور کافور اصلی دونوں کو ہم وزن لے کر باریک پیس کر اور گیند کی مانند بنا کر سایہ میں خشک کر کے رکھ لیا جائے۔ پھر جب شعبدہ دکھانا مقصود ہو تو اس کو آگ لگا کر دری یا کسی بھی فرش پر بلا جھجک پھینک دیں۔ اس سے دری یا فرش بالکل نہیں جلے گا۔ دیکھنے والے یہ شعبدہ دیکھ کر حیران ہوں گے۔

منہ سے آگ نکالنا

بہت سے شعبدہ باز ایسے بھی ہیں کہ جو ایک دوسرے کے مدمقابل کھڑے ہو کر جنات اور بھوتوں کا کردار پیش کرتے ہیں۔ آپس میں مصنوعی طور پر جھگڑتے ہیں۔ اس لڑائی کے دوران وہ اپنے منہ سے آگ کے شعلے نکالتے ہیں اور ایک دوسرے کی طرف پھینکتے ہیں۔ بعض دفعہ اگر ایک شعبدہ باز اپنے منہ سے آگ کے شعلے نکالتا ہے تو دوسرا شعبدہ باز ایک رومال آگے کر دیتا ہے۔ جس سے رومال جلنا شروع ہو جاتا ہے۔ حاضرین یہ منظر دیکھ کر دم بخود ہو جاتے اور اس شعبدے کو جادو کا کوئی بڑا مظاہرہ سمجھتے ہیں۔

حالانکہ اس کی حقیقت یہ ہے کہ شعبدہ باز اس قسم کا شعبدہ دکھانے سے قبل فاسفورس کا ایک ٹکڑا خفیہ طور پر اپنے منہ میں رکھ لیتے ہیں اور لعاب دہن ملا کر زور سے پھونک مارتے ہیں تو منہ سے آگ کے شعلے باہر نکلتے ہیں۔ اگر یہی پھونک کسی کپڑے پر ماری جائے تو اسے بھی فاسفورس کی وجہ سے آگ لگ جاتی ہے۔

بعض نقلی پیر اور فقیر بھی اس طرح ڈھونگ رچا کر سادہ لوح افراد کو دھوکہ دیتے ہیں۔ یعنی مصنوعی طور پر کسی بات پر ناراض ہو کر غصہ دکھاتے ہیں اور پھر اس غصے کی حالت میں کسی کپڑے پر زور سے پھونک مارتے ہیں تو وہ کپڑا آگ کے شعلے کی وجہ سے جلنا شروع ہو جاتا ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ پیر صاحب کی کوئی کرامت ہے۔ حالانکہ یہ صرف شعبدہ بازی ہوتی ہے۔

استعاذہ اور دعائیں

بلاشبہ کسی بری گھڑی کو مختلف نیک اعمال اور ذکر اذکار سے ٹالا جاسکتا ہے اور جن' بھوت اور شیاطین کا دفیعہ بھی آیات قرآنی اور درود پاک سے یقینی ہے مگر انسان اپنی عام زندگی میں چلتے ہوئے' اٹھتے بیٹھتے اور سوتے جاگتے' گھر سے باہر جاتے اور اندر آتے ہوئے اور کسی کام کا آغاز یا اختتام کسی مسنون دعا سے کرے تو یقین ہے کہ وہ کسی شیطانی عقیدے کا شکار بن ہی نہیں سکتا۔

استعاذہ کیا ہے؟

استعاذہ سے مراد ہے کہ بروقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے پناہ لی جائے۔ اپنے ہر نیک عمل کو شیطان مردود سے بچانے کے لیے پروردگار عالم سے پناہ تحفظ اور رحم دلی کی گزارش کی جائے' اس لیے کسی کام کا آغاز کرنے سے قبل جہاں بسم اللہ پڑھی جاتی ہے' وہیں اس سے قبل اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بھی کہا جاتا ہے۔ یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود کے شر سے۔ قرآن کریم کی آخری آیات یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس جنہیں معوذتین بھی کہا جاتا ہے' اسی مقصد کے تحت نازل فرمائی گئیں۔ ان کے بارے میں مستند روایت ہے کہ ان آیات کے نزول کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ تر انہی کا ورد فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر ذکر و اذکار مختصر کردیے تھے۔ استعاذہ کے بارے میں خالق کائنات نے سورۃ الاعراف 200 میں ارشاد فرمایا۔

ترجمہ: ''اور اگر شیطان کی طرف سے تمہارے دل میں کسی طرح کا وسوسہ پیدا ہو تو خدا سے پناہ مانگو۔''

بیت الخلا میں جاتے ہوئے شیطان کی پناہ ان مقدس الفاظ میں کریں۔ متفق علیہ حدیث مقدس سے ثابت ہیں۔

ترجمہ: ''اے اللہ! میں خبیث عورتوں اور مردوں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔''

دعا اور اس کے فوائد

تعریف:

دعا کے معنی مانگنا یا پکارنا کے ہیں' اسی سے لفظ دعوا' اعادہ' دعائیہ' ادعا وغیرہ بنے ہیں۔ اصطلاحاً'' دعا اس مانگ یا پکار کو کہتے ہیں جو ایک بندہ عاجز اپنے خالق' رازق' مالک' پروردگار اور سب سے بڑے دوست یعنی اللہ کے حضور بلند کرتا ہے' جب وہ اللہ کے حضور عجز و انکساری اور خشوع و خضوع کے ساتھ دونوں خالی ہاتھ بلند کرکے کچھ مانگتا ہے تو وہ رحمٰن و رحیم اور آقا اور داتا کبھی اسے خالی ہاتھ واپس نہیں پھیرتا۔

دعا کے فوائد:

دعا کو عبادت کا مغز کہا گیا ہے۔ اپنی ذات کو مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کے سپرد کرکے عبادت کرنے کے بعد جب دعا مانگی جاتی ہے تو پروردگار عالم کی رحمت جوش میں آجاتی ہے اور یقین ہے کہ وہ نا صرف بندے کو معاف کرتا ہے بلکہ اس کی ہر جائز خواہش کو پورا فرماتا ہے۔ دعا کا ایک اہم ترین فائدہ یہ ہے کہ یہ انسان میں غرور' تکبر اور بے جا جذبات پیدا نہیں ہونے دیتی۔ یہ دعا ہے جو کسی فرد کو اس بات کا شعور و ادراک بخشتی ہے کہ وہ پروردگار کے سامنے ایک حقیر تنکے اور ذرہ بے مقدار سے بھی کم ہے۔

استعاذہ کے حقیقی مقاصد اور حاصل کرنے کا طریقہ

اب ہم ایک بار پھر استعاذہ کی طرف آتے ہیں۔ استعاذہ کے لیے محض زبان سے کہہ دینا ہی کافی نہیں بلکہ عمل سے اس کا ثبوت دینا بھی ضروری ہے' استعاذہ کا عملی ثبوت دینے کے لیے مندرجہ ذیل اعمال کی انجام دہی اور احتیاطیں ناگزیر اور لازمی ہیں۔

توحید پر ایمان:

استعاذہ کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ایک بندہ مومن

توحید پر ایمان رکھے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو اپنا خالق و مالک' رزاق' پروردگار تسلیم نہ کرے۔ وہ کسی غیر اللہ کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرائے۔ بعض لوگ بھول چوک میں یہ بات کہہ دیتے ہیں کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتا ہے۔ حالانکہ علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے۔ استعاذہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر کامل ایمان رکھتا اور شیطان کے علاوہ ہر برائی پر اس کی پناہ چاہتا ہے۔

رسالت پر ایمان:

یہ کہ حضور اکرم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی اور پیغمبر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی انسانوں' شیطانی افعال اور اخلاقی برائیوں سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کے بے شمار حربوں اور حملوں کو ناکام بنایا۔

نگاہ کی حفاظت:

اپنی نگاہوں کو برے کام دیکھنے اور کسی بات کو دیکھ کر برا فعل کرنے کے بارے میں سوچنے سے بچایا جائے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارک کے مطابق۔

''فضول نگاہ ابلیس کے زہریلے تیروں میں سے ایک ہے۔ پس جو کوئی اللہ کی رضا کے لیے اپنی نگاہ کو نیچا کرے گا' اس کی مٹھاس قیامت تک اللہ تعالیٰ اس کے دل میں ڈال دے گا۔''

جب کہ پروردگار عالم کا ارشاد مبارک ہے۔

ترجمہ: ''مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ ان کے لیے بڑی پاکیزگی کی بات ہے (اور) جو کام یہ کرتے ہیں خدا ان سے خبردار ہے اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں۔''

زبان کی حفاظت:

اپنی زبان کی حفاظت کی جائے' اسے فضول اور فحش گفتگو سے بچایا جائے۔ اسے غیبت اور منافقت کے الفاظ سے آلودہ نہ کیا جائے۔ زبان سے گالم گلوچ اور غصہ کا زبانی اظہار نہایت ناپسندیدہ امر ہے۔ غصہ میں فحش گوئی کرنے والے اور گالم گفتار کے عادی افراد شیطان کے دست و بازو بن جاتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

''تم میں سے وہ شخص مومن نہیں ہوسکتا جس کی زبان اور ہاتھ سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔''

ایک اور موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''فضول کلام ترک کرنا ہر مسلمان کی خوبی ہے۔''

حرام اشیا کھانے پینے سے اجتناب برتنا

اس کا مطلب ہے کہ نا صرف ان اشیا کو کھانے پینے سے گریز کیا جائے' جنہیں حرام قرار دیا گیا ہے بلکہ مال حرام سے بھی بچا جائے اور اس سے خرید کردہ اشیا سے اپنے شکم کو بچایا جائے جیسے رشوت ستانی' ڈاکا زنی' لوٹ مار' دھوکا بازی اور جعلسازی سے حاصل کردہ دولت اور پھر سب سے بڑھ کر سود کا کاروبار۔ حلال اشیا کو بھی ناپاک اور غلاظت سے بچایا جائے۔ مشتبہ اشیا کا استعمال ترک کیا جائے۔ حرام مشروبات کا استعمال نہ کیا جائے۔

نماز کی پابندی

بروقت اور باجماعت نماز کی ادائیگی ایک مسلمان کو آفات ارضی و سماوی اور شیاطین و بلیات سے محفوظ رکھتی ہے۔ مومن اور کافر کے مابین بنیادی فرق ادائیگی نماز ہے۔ نماز وہ فرض عبادت ہے جس کی سب سے زیادہ تلقین کی گئی ہے۔ قرآن و حدیث سے ثابت ہے کہ روز محشر پروردگار عالم کی جانب سے پہلا سوال نماز کی بابت ہوگا۔

پابندی کے ساتھ نماز پڑھنے والا ایسا مومن ہوتا

ہے کہ جس کے دل میں سوائے خوف اللہ کے کسی اور کا ڈر یا ہیبت نہیں ہوتی۔ وہ نہ تو کسی دنیوی طاقت سے ڈرتا ہے اور نہ کسی غیر مرئی شے کی پروا کرتا ہے۔ علامہ اقبال کے بقول۔

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

روزہ

روزہ گناہوں اور برائیوں کے خلاف ایک ڈھال ہے۔ روزہ دار پر بدی کی کوئی طاقت بھی اثر نہیں کر سکتی، خواہ وہ انسانی ہو یا شیطانی۔ روزہ ایک ایسا ہتھیار ہے، جو نفسیاتی اور روحانی قباحتوں کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"جو شخص نکاح کی استطاعت نہیں رکھتا، اسے چاہیے کہ کثرت کے ساتھ روزے رکھے۔"

اس حدیث مبارکہ کی حکمت یہ ہے کہ روزہ جہاں بھوک پیاس پر قابو رکھنے میں مدد دیتا ہے، وہیں جنسی اعمال و افعال حتیٰ کہ اس بارے میں وہم و گمان کو بھی روکتا ہے۔ روزے کے دوران حلال بھی حرام ہو جاتے ہیں جیسے کہ کھانا پینا اور ازواجی تعلقات وغیرہ۔ سچے روزہ دار کو بلاشبہ شیطان سے ان شاء اللہ کوئی ضرر نہیں پہنچ سکتا۔

لہو و لعب سے دور رہنا

یعنی گانے بجانے، مصوری، بت تراشی اور اسی قسم کے دیگر افعال یا مشاغل سے نا صرف گریز کرنا بلکہ ان اشیا کو اپنے گھروں میں داخل بھی نہ ہونے دینا۔ نہ تو گانے بجانے کو بطور مشغلہ یا پیشہ اختیار کرنا اور نہ انہیں سن کر لطف اٹھانا۔ اس طرح اپنے گھروں کو انسانی و حیوانی تصاویر سے بھی پاک رکھا جائے۔ بتوں یا مجسموں سے تو خاص طور پر گھروں کو پاک رکھا جائے۔

کھانے اور پینے سے پہلے اللہ کا ذکر

کھانا پینا شروع کرنے سے قبل اللہ کا ذکر کیا جائے کیونکہ کھانے پینے سے پہلے اگر بسم اللہ شریف نہ پڑھی جائے تو ایسے کھانے یا پینے میں شیطان شریک ہو جاتا ہے اور اس شے میں برکت نہیں رہتی لیکن بسم اللہ سنتے ہی شیطان بھاگ جاتا ہے۔

گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کو یاد کرنا

اگر گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کو یاد کیا جائے تو ان شاء اللہ گھر میں ہر وقت امن و سکون اور خوش و خرم ماحول پایا جائے گا۔ اس سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی گھر میں داخل ہو تو یہ دعا کرے۔

ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے اچھی جگہ داخلے کا سوال کرتا ہوں اور اچھی جگہ سے نکلنے کا۔ ہم اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ نکلے اور اپنے رب پر ہم نے بھروسہ کیا۔"

پھر وہ اپنے گھر والوں کو سلام کرے گا۔

خندہ پیشانی

خندہ پیشانی رکھنے، چہرے پر مسکراہٹ سجانے اور گفتگو کے درمیان حقیقی عجز و انکساری کا مظاہرہ کرنے والا شخص ہمیشہ بلاؤں اور آفات سے محفوظ رہے گا، اس لیے کہ ایسے شخص کے ساتھ لوگوں کی دعائیں اور نیک تمنائیں ہوں گی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اپنے بھائی کے لیے مسکرا دینا بھی صدقہ ہے۔"

مسنون دعائیں

اگر ایک بندہ اللہ ہر وقت اللہ کو یاد کرتا رہے، دن رات اسے پکارے اور اس کے حضور دست دعا دراز کرے تو ان شاء اللہ ہر آفت دور اور مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ دل سے نکلی ہوئی دعا تو عرش الٰہی کو بھی ہلا دیتی ہے۔